الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

اعجاز جہانگیری

تذکرہ حالات شریف

قطب دوران سلطان العارفین والعاشقین رئیس الملت والدین

فخر السالکین سرکار طریقت مدار آقائے نامدار حضرت سیدنا

محمد نبی رضا شاہ الملقب اسجہانگیری قدس سرہٗ

مؤلفہ

حاجی الحرمین شریفین محمد عنایت حسین شاہ جانشین سجادہ نشین
حسب ایمائے جناب صوفی محمد حسین شاہ صاحب کھیوڑی
خلیفہ جناب سجادہ نشین صاحب قبلہ مدظلہم صوفی محمد عثمان علی
شاہ سعود آباد، مکان ۱۲، کراچی ۲۷ ـــ خلیفہ سلطان الاولیا
خواجہ محمد حسین صاحب

سپیر آرٹ پریس کراچی

صوفیائے کرام کی اصطلاح میں معمولات شیخ اُن امور کو کہتے ہیں جن کو شیخ نے اختیار کیا مرید پر اپنے حضرت شیخ کے معمولات کو اختیار کرنا واجب ولازم ہے اللہ تعالیٰ توفیق۔ نصیب فرمائے آمین

ہمارے حضرات پیران عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے معمولات شریف میں جو اوراد ہے ہیں اور جس طرح انھوں نے اوقات کی پابندی رکھی ہے۔ ہمارا بھی وہی عمل ہے اور سلسلہ عالیہ سے جو لوگ وابستہ ہیں ان کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ اگر ہوسکے تو ان اوراد و معمولات کی پابندی کرتے رہیں اسمیں دنیا کا بھی کثیر فائدہ ہونے کا یقین ہے انشاء اللہ مال میں خیر و برکت رہیگی دنیا کی پریشانیاں قریب نہیں آئیں گی۔ خصوصاً سنجیدہ و فہمیدہ صاحب اجازت حضرات کو دوسروں کی درستی و اصلاح کے لیے پابند رہنا بہت ضروری ہے فرائض و واجبات وسنن کے بعد ذکر اور مراقبہ جو پیر و مرشد سے تلقین ہو اس میں مشغول رہے اور ان معمولات شریف کی پابندی رہے۔

اوراد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ گیارہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۳ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۰ مرتبہ۔

سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ ——— سید الاستغفار ہر نماز پنجگانہ کے اختتام اور دعا کے بعد ایک بار پڑھنے کا معمول شریف ہے اور ہر نماز عصر و مغرب کے درمیان کم سے کم تین بار زیادہ جس قدر ہوسکے۔

چہل کاف

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةٌ كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَكٍ تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِىْ كَبَدٍ تَحْكِىْ مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكَا كَفَاكَ مَا بِىْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِىْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا ۔ اول و آخر درود شریف ۱۱-۱۱ بار یا ۴۱-۴۱ بار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الذی قدوۃ الانبیاء محمد ن المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ واصحابہٖ واھل بیتہٖ وازواجہ وذریاتہ محمود اھل السمٰوات والارضین الذی ھم امان اھل الارضین وسفینۃ النجات الی یوم الدین ———— امابعد بعض حالات خاندان جہانگیری قادری ابوالعلائی و مختصر سوانحعمری سرکار طریقت مدار حضرت پیرومرشد برحق سلطان العارفین والعاشقین رئیس الملت والدین فخر السالکین حضور آقائے نامدار قبلہ عالم سیدی ومولائی سیدنا محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ کو برائے استفادہ عام بلا لحاظ عبارت آرائی و مضمون پردازی کے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں لکھا ہے۔

ناظرین کرام منظور فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور اس عاصی کو سہو و خطا سے معافی دے کر دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

خاکسار

محمد عنایت حسین شاہ جانشین سجادہ نشین
درگاہ معلیٰ تکیہ اسلامیہ صدر بازار
لکھنؤ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

خاندان جہانگیری کی وجہ تسمیہ

کرامت اعظم لقب جہانگیر شاہ حضرت شیخ العارفین سیدنا شاہ محمد مخلص الرحمٰن رضی اللہ اپنے آخر زمانہ حیات میں بعض بعض خاص خاص عقیدت مند اور حلقہ بگوش اصحاب سے فرمایا کرتے کہ ہمارے پیر و مرشد نے ہمیں جو خطاب جہانگیر شاہ عطا فرمایا۔ اس کی بنیاد تو ہم نے قائم کردی ہے اور اس کی تکمیل چھوٹے میاں (ہمارے دادا حضرت قبلہ عالم سیدنا فخر العارفین مولانا محمد عبدالحیٔ رضی اللہ عنہ) کا نام نامی لے کر فرمایا کہ ان کے ہاتھوں سے ہوگی۔ چنانچہ پچاس سال کے عرصہ میں پردہ غیب سے ایسا ظہور میں آیا۔ ہمارے حضرت قبلہ کے دست حق پرست پر سیدنا شیخ العارفین کے سلسلہ عالیہ کی اشاعت اور فیوض و برکات کے واقعات بدرجہ کمال ظہور میں آئے اور یہ سلسلہ عالی قادری ابوالعلائی منعمی سلسلہ جہانگیری کے نام اور نسبت سے موسوم ہوا۔ اور ایک خاص خاندان مثل دیگر خانوادہ ارباب طریقت کے خاندان جہانگیری کے نام سے تحریراً اور تقریراً زبان زد خاص و عام ہوا۔ اور از شرق تا غرب سیدنا شیخ العارفین کے سلسلہ کی اشاعت ہوئی۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

نقل عبارت سیرت فخر العارفین رضؓ ص ۳۵ و ۳۶

آپ کے سات سلسلے

ہمارے حضرت قبلہ کو حضرات اولیاء اللہ کے سات سلسلوں میں بیعت لینے کی پیران عظام کی طرف سے اجازت تھی۔ لیکن بیعت بیشتر آپ قادریہ شریف میں لیتے تھے اور ایک ہی شجرہ عطا کیا جاتا تھا۔ سات سلسلوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱؎ سلسلہ عالیہ قادری سہروردی شریف۔ ۲؎ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ شریف ۳؎ سلسلہ عالیہ فردوسیہ شریف۔ ۴؎ سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ شریف۔ ۵؎ سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف از حضرت خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۶؎ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ۔ ۷؎ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ امدادیہ ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ۔ فرمایا رضؓ طالب حق جس سلسلہ میں مرید ہونا چاہے۔ مرید کر کے ایک ہی سلسلہ کا شجرہ شریف اس کو دیا جاوے

نوٹ:۔ اس مختصر رسالہ میں چند شجرے شریف تبرکاً آخر میں تحریر ہوں گے صاحب ذوق حضرات آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدنا و مولٰنا مرشدنا فخر السالکین حضرت محمد نبی رضا شاہ روحی فداہٗ کا مولد و مسکن

قصبہ بھینسوڑی شریف ڈاکخانہ و ریلوے اسٹیشن ملک ریاست رام پور (یوپی)

یہ قصبہ نہایت وسیع پیمانہ پر آباد ہے۔ تقریباً نصف ہنود باقی مسلمان آباد ہیں۔ مسلمان عام طور پر سنی حنفی پابند صوم و صلوٰۃ عقائد کے اچھے اکثر صوفی منش اور عشق اللہ و رسول اکرم صلعم کے متوالے ہیں۔ زمانہ سابقہ میں بھی عالم فاضل درویش عالی مرتبہ بزرگ اس بستی میں ہوگئے ہیں۔ جن میں سے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی تبرکاً تحریر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً میاں حب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت رسالدار محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جد امجد حضرت قبلہ رضؓ و حضرت مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ والد

بزرگوار حضرت قبلہؒ حضرت مولوی عنامن شاہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولوی
کلن خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ جی نیاز
احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شیخ
غلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت حاجی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت
حافظ حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت محمد عبد العزیز خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
و محمد واصل صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم موجودہ کشمکش کے زمانے میں بھی یہ قصبہ فرقہ
بندی سے محفوظ ہے اور سب مسلمان ایک ہی خیال اور عقیدے پر قائم ہیں اور اس
بستی کے مسلمانوں کی اہل ہنود کے دلوں میں بھی نہایت عظمت اور بزرگی قائم ہے۔
نیکی کی طرف مائل عابد زاہد درویش صوفی منش پرہیزگار آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے
قصبہ بھینسوڑی دار الریاست مصطفیٰ آباد عرف رام پور کے علاقہ اور مضافات میں واقع
ہے رام پور میں بلحاظ علم و فضل وغیرہ اس صوبہ میں منتخب شہر ہے۔ رام پور میں عموماً
افغانوں کی آبادی ہے جو نہایت غیور شجاع ہمدرد پابند مذہب نیکوکار سچے اور
پختہ مسلمان ہیں۔ صدہا اولیاء عظام اس شہر میں آسودہ ہیں۔ مثلاً حضرت جمال اللہ شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ عبد اللہ
بغدادی صاحب رحمۃ اللہ و حضرت سید محمد مشتاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت سید شاہ
جمال صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت رنگیلے شاہ میاں رحمۃ اللہ علیہ و حضرت میاں
مستان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت سید پیارے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
و حضرت سید سدن شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ حبیب اللہ صاحب
ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت میاں سبحان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا
جمال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت احمد شاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و
حضرت امیر شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ و حضرت برخوردار رحمۃ اللہ علیہ و حضرت نواب
کلب علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت نواب احمد علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
و حضرت پادشاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب
رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ٹاٹ شاہ
میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت چپ شاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

ان حضرات کے علاوہ اور بھی بزرگوں و اولیائے عظام کے مزارات ہیں۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کا حسب نسب اور بعض خاندانی حالات

افغانستان میں جب یوسف زئی رزڑ پٹھانوں کی انتہائی ترقی ہوئی تو بعض قبائل پشاور کے میدانی علاقوں میں آباد ہوئے جن میں محمود زئی۔ اباخیل۔ کمال زئی۔ بنیر وال۔ میر احمد خیل وغیرہ زیادہ ممتاز ہیں۔ چنانچہ ان قبائل کی تحصیل چارسدہ وغیرہ و قصبات، نولیکلے و شیخ جاناں میں بکثرت آبادی ہے۔ صرف محمود زئی خاندان کے افغانوں کی آبادی تقریباً ستر دیہات میں قصبات نولیکلے و شیخ جاناں کے قریب و جوار میں ہے عموماً ذی عزت زمینداری پیشہ متمول پرہیزگار پابند مذہب ہیں۔ جنگجو نہیں ہیں۔

قصبہ شیخ جاناں ضلع پشاور کے رہنے والے اعظم خاں صاحب، سید خانصاحب، عبداللہ خانصاحب حقیقی تین بھائی تھے اعظم خاں صاحب کی اولاد قصبہ شیخ جاناں میں ابتک آباد ہے قصبہ کی زمینداری بھی اسی خاندان میں بدستور چلی آتی ہے اسوقت پایندہ خاں صاحب نمبردار ہیں۔

جس زمانے میں نواب مصطفیٰ خاں صاحب مرحوم نے ریاست مصطفیٰ آباد عرف رام پور کو آباد کیا ہے تو افغانستان سے ترک سکونت کر کے اکثر افغان رام پور اور اس کے مضافات میں آباد ہوئے اسی سلسلہ میں حضرت سید خانصاحب مرحوم و عبداللہ خانصاحب مرحوم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے قصبہ کھینسوڑی کو رونق بخشی۔ خدا نے ان کی نسل کو اس قدر بہرہ مند فرمایا کہ بستیاں آباد ہوگئیں۔ شہر رام پور و قصبہ ہذا ضلع بریلی میں اس خاندان کی بکثرت آبادی موجود ہے تحفظ نسل کا اس خاندان میں بہت زیادہ خیال ہے۔

قصبہ شاہ گڈھ ضلع بریلی میں نواب کالے خاں صاحب مرحوم و جناب حاجی ولایت خاں صاحب مرحوم و جناب بنے خاں صاحب و نوشہ خاں صاحب رئیس اعظم و قصبہ ولاؤ ضلع نینی تال میں حضرت نصرت اﷲ خاں صاحب مرحوم و جناب ثروت یار خاں صاحب رئیس اعظم اور رام پور میں سہراب خاں صاحب پہلوان و محمد صدیق خاں صاحب پہلوان و حضرت محمد علی رضا خاں صاحب قبلہ و احمد رضا خاں و ہادی رضا خاں صاحبان و رسالدار عبدالرحمن صاحب مرحوم و مغفور و سپرنٹنڈنٹ محمد عبدالعزیز خاں صاحب مرحوم و سپرنٹنڈنٹ

محمد یعقوب خاں صاحب مرحوم و محمد مسعود خاں صاحب و محمد محمود خاں صاحب و اسلم خاں صاحب مجسٹریٹ و حضرت عزیز حسن خاں صاحب و ابوالحسن خاں صاحب و کلب حسن خاں صاحب و حضرت غلام سرور خاں صاحب و غلام صفدر خاں صاحب و عزیز اللہ خاں صاحب وغیرہم اس خاندان کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے جد امجد حضرت محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ

حضرت حاجی الحرمین شریفین محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت محمد جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت عبد اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو ولایت افغانستان قصبہ شیخ جانا ضلع پشاور سے ترک سکونت کر کے قصبہ بھینسوڑی میں آباد ہوئے تھے)۔

حضرت محمد الف خاں صاحب حسن میں لاثانی علم و فضل میں یکتا۔ اخلاق انکساری استقلال سخاوت میں بے نظیر اوقات کے پابند مرید خلیفہ حضرت شاہنواز خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (حضرت شاہ نواز خاں صاحب کا مزار موضع گوگئی تحصیل میر گنج ضلع بریلی میں ہے)۔ حضرت شاہنواز خاں صاحب کا سلسلہ معاش میں کاشتکاری سے تعلق تھا۔ یہ صاحب کرامات بزرگ تھے۔

نقل ہے کہ جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ ہل چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور بیل بدستور اپنا کام کرتے رہتے اور ہل چلتا رہتا تھا اور بارہا دیکھا گیا کہ بزمانہ حج آپ اپنی جائے سکونت پر موجود۔ لیکن بعض حاجیوں نے بیت اللہ شریف سے واپس آکر بیان کیا کہ حضرت شاہنواز خاں صاحب کو ہم نے بیت اللہ شریف و عرفات میں موجود پایا۔

حضرت محمد الف خاں صاحب کو اپنے پیر و مرشد سے انتہائی عشق تھا اور آپ کو اپنے پیر و مرشد کی طرف سے سلسلہ طریقت میں بیعت لینے کی اجازت خلافت بھی حاصل تھی۔ حضرت محمد الف خاں صاحب کے مریدان خاص میں حضرت سید کرامت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باشندہ نگریا سادات و حضرت وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ باشندہ قصبہ بھینسوڑی قابل ذکر ہیں۔

حضرت دادا صاحب محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ معاش میں زمینداری سے تعلق تھا ان کے واقعات میں سے ہے کہ ایک مرتبہ دادی صاحبہ مرحومہ نے تہجد کے وقت کمرہ کے اندر قدرتی تیز روشنی دیکھی اور حضرت دادا صاحب کے جسم کے اعضا الگ الگ دیکھے دادی صاحبہ نے پریشان ہو کر آپ کو آواز دی۔ آپ نے ذرا توقف کے جواب دیا

اور ہدایت فرمادی کہ آئندہ بلے وقت ہمارے کمرے میں نہ آیا کریں۔
ایکمرتبہ حضرت خالو حبیب اللہ خاں صاحب نے بھی آپکے جسم کے اعضا الگ الگ دیکھے تھے
ایکمرتبہ چوروں نے آپکے کمرہ میں نقب لگایا۔ شب بھر کوشش کرتے رہے لیکن کمرہ کے
اندر نہ پہنچ سکے۔ صبح کو آپ کو نقب لگ جانے کی خبر دیگئی تو آپنے فرمایا کہ ہمارا پاک
کمائی کا زکواۃ نکلا ہوا مال ہے اس کو چور نہیں چرا سکتا ہے۔
حضرت دادا صاحب کے متعلق اور بھی ہزارہا واقعات ہیں اسمیں سے اختصار کیا گیا ہے
آپنے پانچ اولادیں تین لڑکے حضرت شاہ زماں خانصاحب و حضرت محمد زماں خانصاحب
و حضرت مولوی محمد حسن رضا خانصاحب والد بزرگوار حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ اور دو
لڑکیاں چھوڑ کر ۱۲۸۶ھ ۱۸۶۹ء میں عازم ملک بقا ہوئے۔
حضرت شاہ زماں خانصاحب کے بنیرہ محمد یوسف خاں و شمس الحسن خاں اور حضرت
محمد زماں خانصاحب کے بنیرہ نبی جان خانصاحب عرف چھلا خاں صاحب موجود ہیں۔

حضرت قبلہ کے والد ماجد کا تذکرہ

حضرت مولوی محمد حسن رضا خانصاحب۔ ابن حضرت محمد الف خانصاحب رحمتہ اللہ علیہ
قصبہ بھینسوڑی کے ممتاز سربرآوردہ شرفا سے تھے۔ سلسلہ معاش میں آپکا زمینداری
سے تعلق تھا آپ نہایت خلیق منکسر المزاج متقی پابند صوم و صلواۃ تہجد چاشت
اشراق گزار رحم دل ہمدرد انسان تھے۔ اکثر لوگوں کے قرض حسنہ سے امداد فرمایا
کرتے رہتے تھے جسکے ذمہ آپکا قرضہ ہوتا۔ اس کے گھر کیطرف جانا ترک فرمادیا کرتے تھے
اگر اتفاقاً کوئی قرضدار سامنے آجاتا تو آپ نیچی نظر فرمالیتے۔ صدہا روپیہ لوگوں کے ذمہ رہا جس
نے بخوشی خاطر ادا کردیا فبہا ورنہ تقاضا کرنے کا معمول شریف نہ تھا۔ آپ جب کسی سے باتیں
کرتے نظر نیچی کر لیتے کبھی غصہ کسی پر نہ فرماتے۔ نہ کلام فحش آپ کی زبان سے سننے میں
آیا غرضکہ آپ بہمہ صفت موصوف یکتائے زمانہ سے تھے۔ کبھی شبہ کا کھانا تناول نفرماتے
ہمیشہ قوت حلال صدق مقال کے انتہائی پابند رہے۔ ہمسایگان اہل محلہ اور سب کی
خدمت خاطر خواہ واقعی روپیہ پیسہ ہاتھ پیر سے انجام دیتے۔ آپ حسن و جمال میں بھی لاثانی تھے۔
سیکڑوں ہزاروں آدمیوں میں نظر انتخاب آپ ہی پر پڑتی تھی۔ گورا لیح رنگ قد سیدھا پورا

چھ فٹ جسم دوہرا نہ بہت فربہ نہ لاغر نقشہ چہرہ مبارک نہایت خوبصورت اور آپ
حضرت بلاقی صاحب مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ شریف میں حضرت میاں محمد
عاشق صاحب رام پوری کے دست حق پرست پر مرید بھی تھے۔ آپکی بزرگی کی یہ دلیل
ہے کہ آپکے انتقال سے تین روز پیشتر محمد علی خانصاحب نے خواب میں دیکھا کہ قصبہ کے
قبرستان میں بکثرت بزرگ حضرات مجمع ہیں جن میں حضرت محمد حسن رضا خانصاحب رح بھی
ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سب آدمی بمعہ حضرت محمد حسن رضا خانصاحب رح بہ تبدیل ہیئت
طائران خوشرنگ ہوکر آسمان کیطرف پرواز کر گئے اس خواب کے تین روز بعد آپکی
وفات واقع ہوئی۔ انتقال کے وقت چار اولادیں (حضرت قبلہ عالم محمد نبی رضا خانصاحب
روحی فداہ۔ حضرت محمد علی حسن خانصاحب قبلہ۔ حضرت محمد یوسف خانصاحب شہید رح
محمد عنایت حسن شاہ راقم الحروف سوانحعمری ہذا)۔ چھوڑ کر راہی ملک بقا بتاریخ ۲۱ جمادی
الاولےٰ ۱۳۱۱ھ کو ہوئے۔ قبرستان بھینسوڑی میں۔ آسودہ ہیں۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا کا تذکرہ

والدہ ماجدہ نہایت پرہیزگار بی بی تھیں۔ بہت منتظم پابند صوم و صلوٰۃ و اوراد و وظائف حضرت
سید محمد مشتاق صاحب رحمتہ اللہ علیہ رامپوری کی مریدہ تھیں۔ حضرت محمد مشتاق صاحب
رحمتہ اللہ علیہ حضرت والدہ ماجدہ کی انتظام امور خانہ داری۔ و تقویٰ و طہارت کی اکثر مریدان
کے روبرو تعریف و توصیف فرمایا کرتے تھے۔ والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا حضرت محمد حیات
خانصاحب رئیس اعظم قصبہ داتاگنج ضلع بدایوں کی دختر نیک اختر تھیں اور حضرت رسالدار
محمد عبدالرحمٰن خانصاحب مرحوم رام پور محلہ چاہ شور کی نواسی تھیں۔ رسالدار عبدالرحمٰن خاں
صاحب کے نبیرہ ابوالحسن خانصاحب و کلب حسن خانصاحب محلہ چاہ شور میں موجود ہیں
اور محمد حیات خانصاحب کے صاحبزادے یعنی والدہ مرحومہ کے حقیقی بھائی حضرت محمد علی
رضا خانصاحب محلہ گھیر میاں ضیاء النبی صاحب متصل سرائے پختہ شہر رام پور میں سکونت
پذیر تھیں۔ حضرت والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ عنہا نے بتاریخ ۲۶ جمادی الاولےٰ ۱۳۲۵ھ
اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو بعمر ۸۰ سال رحلت فرمائے قبرستان بھینسوڑی
میں آسودہ ہیں۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت

بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ بروز دوشنبہ وہ بلبلِ بوستانِ توحید سروِ گلستانِ تفرید شاہبازِ اوجِ حقیقت تاجدارِ کشورِ معرفت شہسوارِ عرصۂ فقر وفنا خضرِ راہِ خدا منزل شناسِ ہر طریق سلطانِ ممالکِ تحقیق مردِ میدانِ ترک وتجرید نغمہ سنجِ قانونِ عشق وتوحید آفتابِ انوارِ الٰہی سرچشمۂ فیضانِ نامتناہی یعنی حضرت مرشدی ومولائی قبلۂ عالم ودو عالمیاں کعبۂ جان وجہانیاں سیدنا ومولانا سلطان العارفین والعاشقین سراج السالکین رئیس الملت والدین اسد جہانگیری **محمد نبی شاہ قادری** ابوالعلائی منعمی وچشتی جہانگیری مثلِ آفتابِ جہانتاب جلوہ فرمائے مطلعِ ظہور ہوئے۔

سرورِ روحانیاں آمد پدید — جنبش در جسم وجاں آمد پدید
شد منور عرصۂ کون ومکاں — کوکبِ کون ومکاں آمد پدید
بوستاں جاں بہار از سر گرفت — نو بہارِ بوستاں آمد پدید
کارواں غیب آمد در شہود — یوسفے در کارواں آمد پدید
ہست در دورِ زماں را صاحبی — صاحبِ دورِ زماں آمد پدید
علمِ حق میراثِ پیغمبر بود — وارثِ پیغمبراں آمد پدید
ذاتِ پاکش دودماں را افتخار — افتخارِ دودماں آمد پدید
از برائے صیدِ مرغانِ مکاں — شاہبازِ لامکاں آمد پدید
آستانش قبلہ گاہ قدسیاں — قبلہ گاہ قدسیاں آمد پدید
ز صلائے کُنتُ کَنزاً مخفیاً — مالکِ گنجِ نہاں آمد پدید
میزباں خوانِ حق مردِ خدا — خوانِ حق را میزباں آمد پدید
صورتِ بختِ جواں فضلِ خداست — صاحبِ بختِ جواں آمد پدید
خود ظہور وظاہر ومظہر یکے ست — از ظہورِ حق ہماں آمد پدید

جنابہ مخدومہ والدہ صاحبہ سے منقول ہے کہ جب آپؒ اس عالم میں تشریف لائے تو
کمال خیر و برکت ہر معاملہ میں ہو گئی اور آپؒ کے حسن و جمال سے سارا گھر روشن و منور ہو گیا
صغیر سنی ہی سے ترقی کے آثار نمایاں تھے۔ لہو لعب سے شروع سے نفرت رہی۔ جب عمر
شریف ۴ سال ۴ ماہ ہوئی والد بزرگوار نے بسم اللہ شریف کی رسم ادا کی اور صدہا مساکین کو
طعام تقسیم کیا اور قرآن شریف کی تعلیم شروع کرا دی۔ قرآن شریف بمعہ قرات ختم ہونے پر
علوم عربی۔ فارسی۔ ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم مولوی حشمت خاں صاحب و
مولوی محمد حسین صاحبؒ ولایتی میاں صاحب قبلہ سے حاصل کی۔ آپؒ نہایت ذہین متین
زود فہم اور قوی الحفظ تھے بہت جلد تمام علوم کی تکمیل ہو گئی۔ بعد ازاں آپؒ کو ورزش جسمانی
کا شوق ہوا۔ والد بزرگوار نے ورزش کیلئے خاص انتظام فرمایا۔ والد صاحب کو آپؒ سے
بیحد محبت تھی اچھی مقوی غذا کا آپؒ کیلئے خاص طور پر اہتمام رہتا تھا۔ آپؒ ماشاء اللہ جوان
بھی ایسے تھے کہ ہزاروں لاکھوں میں یکتا تھے پہلوان بھی ایسے ہوئے کہ لاثانی جو دیکھتا
وہ یہی کہتا کہ ہم نے ایسے خوبصورت جوان دیکھے نہ سنے۔ ۱۸۸۶ء میں والد صاحب نے
اپنے عزیز یگانوں میں قصبہ دراؤ ضلع نینی تال خان بہادر خان صاحب تحصیلدار و
زمیندار کی صاحبزادی کے ساتھ نہایت دھوم دھام سے آپؒ کی شادی کی شادی
سے ایک سال بعد حسب ایماء والد بزرگوار رجمنٹ سکنڈ بنگال لانسرز میں آپؒ نے ملازمت
اختیار فرمائی آپؒ کے ساتھ بھائی تہور علیخاں صاحب و ماموں علی رضا خانصاحب بھی
ملازم ہو گئے تھے۔ یکسال بعد ۱۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۰۵ھ کو حضرت والد صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کی اچانک وفات ہو گئی۔ جس کا آپؒ کو بیحد صدمہ ہوا۔ خبر وفات سنکر پردیس سے
مکان پر تشریف لائے اور اپنے والد صاحب کے ایصال ثواب و فاتحہ میں شریک
ہوئے پھر ملازمت پر واپس تشریف لے گئے تھوڑے عرصہ میں آپؒ ترقی پا کر عہدیدار ہو گئے
یورپین لوگ آپؒ کا انتہائی لحاظ کرتے تھے۔ رجمنٹ میں آپؒ سے زیادہ طاقتور اور
خوبصورت جوان اس وقت کوئی نہ تھا کرنل صاحب نے خاص طور پر مضبوط دلیر گھوڑا
آپؒ کی سواری کیلئے منتخب کیا تھا۔ الہ آباد چھاؤنی کا واقعہ ہے کہ ایک روز دس بارہ
جوان آپؒ کے ہمراہ تفریحاً ایک باغ میں جو چھاؤنی سے قریب تھا تشریف لے گئے۔ باغ
کے کنوئیں پر آبپاشی کا چرس تھا جس کو بہت مضبوط بیلوں سے نکالا جاتا ہے سب

ہمراہیان نے کئی کئی ملکر زور آزمائی کی نہ نکال سکے جب سب عاجز ہوگئے تو آپؓ نے تنہا بسم اللہ پڑھ کر چرس مع آب کو کنوئیں سے باہر کھینچ لیا۔ سب متعجب ہوگئے۔ اس وقت لوگوں کو آپ کی طاقت خداداد کا حال معلوم ہوا۔ اسی قسم کے اور بھی صدہا واقعات آپ سے ظہور میں آئے ہیں کچھ عرصہ کے بعد الہ آباد سے رجمنٹ کا تبادلہ کلکتہ کی چھاؤنی کو ہوگیا۔ کلکتہ میں ان دنوں کوئی باہر کا پہلوان بہت مشہور طاقتور آیا ہوا تھا اس پہلوان سے کشتی کیلئے کوئی آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ فوج میں بھی یہ خبر پہنچی اس زمانہ میں آپؓ کی طبیعت ناساز بھی تھی مگر آپؓ نے بکمال جرأت اس نووارد پہلوان سے کشتی کرنے کا اعلان کردیا۔ یہ خبر تمام شہر کلکتہ میں مشتہر ہوگئی ہزارہا عوام و خواص دنگل دیکھنے جمع ہوگئے۔ نواب سر سلیم اللہ خاں صاحب بہادر نواب ڈھاکہ اسوقت کلکتہ میں مقیم تھے وہ بھی کشتی دیکھنے آئے اللہ کے فضل و کرم سے آپؓ نے اس باہر کے پہلوان کو زیر کرلیا۔ اس پر فوج میں بہت خوشی منائی گئی کرنل صاحب اور دیگر سرداران فوج نے اس خوشی میں بہت روپیہ خرچ کیا۔ نواب صاحب ڈھاکہ آپکا جمال جہاں آرا دیکھکر گرویدہ ہوگئے اور ہرامکانی کوشش کے ساتھ آپؓ کو فوج کی ملازمت سے سبکدوش کراکر اپنے ہمراہ ڈھاکہ لے گئے اور نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ مصاحبت میں رکھا۔ نواب صاحب آپؓ سے اسقدر محبت رکھتے تھے کہ کسی وقت آپؓ کو جدا کرنا گوارا نہ تھا۔ اور آپؓ کی دیانت و امانت کیوجہ سے بڑے بڑے مالی کام آپؓ کے سپرد تھے۔

تذکرہ بیعت و خلافت وغیرہ

ایکمرتبہ جناب نواب آنریبل سر سلیم اللہ خانصاحب بہادر نواب ڈھاکہ کے کسی بڑے کام کے سرانجام کیلئے آپؓ اور جناب نواب حیدر علی خانصاحب اور حضرت ڈپٹی بدیع العالم صاحب کلکتہ میں قیام پذیر تھے۔ انہی ایام میں حضرت سید السالکین زبدۃ العابدین قطب عالم فخر العارفین سیدی و مولائی شاہ **محمد عبد الحی** اسلام آبادی چاٹگامی روحی فداہ سفر ہندوستان کے ارادہ سے کلکتہ تشریف فرما ہوئے چونکہ حضرت ڈپٹی بدیع العالم صاحب حضرت فخر العارفین رضی اللہ عنہ کے حلقہ بگوش مرید و خلیفہ تھے اسوجہ سے حضرت سیدنا فخر العارفین رضؓ نے اسی مکان میں قیام فرمایا جہاں آپؓ اور حضرت

ڈپٹی بدیع العالم صاحب اور جناب نواب حیدر علیخاں صاحب کلکتہ میں مقیم تھے۔ حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوتے ہی آپؓ کے دل میں عشق تحقیقی کی آگ شعلہ زن ہو گئی۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ

جب ہمارا کلکتہ میں قیام ہوا تو دوسرے روز تہجد کے بعد ہم کو یہ معلوم ہوا کہ سارا مکان جنبش میں ہے دریافت سے یہ پتہ چلا کہ ہمارے قیام گاہ کے برابر دوسرے کمرہ میں حضرت نبی رضا شاہ صاحبؒ اسوقت ورزش کر رہے تھے جس کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ منزلہ مکان جنبش کر رہا ہے۔ ہم نے خدا سے التجا کی کہ ان کو ہمکو بخش دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول فرمائی اور اسی روز شام کو حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب بکمال آرزو و محبت ہمارے پاس مرید ہو گئے ہم نے خدا کا شکر ادا کیا۔ رات کو ان کو غیبی توجہ ہوئی اور وہ بہت دیر تک کمرہ میں بیچینی اور بیقراری سے تڑپتے رہے خدا نے ان کے حال پر بہت کرم کیا اور نواز لیا۔ ہم نے بھی ان کو ضروری تعلیم تلقین کر کے سپرد خدا کر دیا۔ بعد ازاں ہم سفر ہندوستان کیلئے بنارس کو روانہ ہوئے حضرت ڈپٹی بدیع العالم صاحبؒ و حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحبؒ و نواب حیدر علیخاں صاحب ہمراہ بنارس آئے۔ بنارس میں ۱۲ ذالقعدہ کو ہمارے پیر و مرشد والد بزرگوار حضرت شیخ العارفین شاہ جہانگیر سیدنا مخلص الرحمٰن رضی اللہ عنہ کے عرس شریف کی تاریخ پر فاتحہ ہو کر محفل سماع منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب کو بہت زور شور سے حال ہوا ہم بنارس سے لکھنؤ ہوتے ہوئے کانپور پہنچے۔ کانپور سے ان ہمراہیان کو واپس کر دیا اور ہم کلبرگہ حاضری کیلئے تنہا جھانسی کی طرف روانہ ہو گئے۔

آپؓ نے مرید ہونے کے بعد تقریباً ایکسال تک نواب صاحب کی مصاحبت کی پھر آپؓ پر اللہ کا عشق اس قدر غالب آ گیا کہ نواب صاحب کی رفاقت ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ترک ملازمت کے بعد بہت زیادہ ریاضت و مجاہدہ آپؓ نے کیا جسکی مثال اس زمانہ میں ملنا دشوار ہے عرصہ دراز تک آپؓ کا قائم اللیل و صائم النہار رہنے کا معمول شریف رہا۔ اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے رہے۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول و مصروف رہتے۔

اِعتکاف اور چلے

آپؒ نے ایک چلہ مرزاکھیل شریف میں کیا۔ چالیس روز برابر دن کو روزہ سے رہتے شام کو افطار کے وقت قدرے قلیل کیلے کے پتوں کی بھاجی تناول فرماتے۔ دوسرا چلہ ڈھاکہ میں کیا۔ اسمیں بھی بوقت افطار کیلے کے پتوں کی بھاجی چالیس روز تک تناول فرمائی۔ تیسرا چلہ قصبہ کھینوٹری کی مسجد کے حجرے میں کیا۔ اسوقت افطار کیلئے کھانا پہنچانے کی خدمت راقم کے سپرد تھی۔ افطار کیلئے مونگ کی دال کا پانی تقریباً ایک چھٹانک اور ہلکی چپاتی ایک آدھ جو کی پیش ہوتی تھی اسمیں سے بھی چلہ ختم ہونے پر آدھی سے زیادہ روٹیاں خشک حجرہ شریف میں موجود پائی گئیں۔ ایام چلہ میں کسی کو بات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ جب آپؒ چالیسؓ روز پورے ہونے کے بعد حجرہ سے برآمد ہوئے تو جسمانی کمزوری کے باعث دو آدمیوں کے سہارے زنانہ مکان تک تشریف لیگئے تھے۔ مگر چہرہ مبارک ماہ چہاردہم کے مثل روشن اور تاباں نظر آتا تھا۔ جس پر نگاہ نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ چوتھا چلہ بھی قصبہ کھینسوڑی کی مسجد کے حجرہ میں کیا جس میں افطار کیلئے ایک خرما اور ایک چھٹانک پانی مقرر فرمایا تھا چار سال تک آپؒ نے دور دراز ملکوں حیدر آباد۔ گلبرگہ شریف۔ خلدآباد۔ اورنگ آباد جھانسی وغیرہ و اجمیر شریف و بنگال میں سندربن کا سفر فرمایا۔ سفر میں سامان بہت مختصر ہوتا تھا۔ اور کمبل کا کرتا اور تہبند و کلاہ غوثیہ زیب تن رہتا تھا بہ زمانہ سفر موئے سر دوش مبارک تک دراز رہے بعدازاں مدت العمر کان کی لو تک موئے سر رہے آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ ہم سفر کرتے ہوئے جب خلدآباد پہنچے تو شب کو ایک شکستہ مسجد میں قیام کا اتفاق ہوا۔ سردی کا موسم تھا کمبل کے ساتھ چٹائی ملا کر سردی کا بچاؤ کیا کچھ دیر بعد بچھو نے تکلیف پہنچادی جس کی وجہ سے رات بھر صحن مسجد میں ٹہلتے رہے۔ فجر سے پیشتر خون کے دست ہوئے بعد نماز فجر امام مسجد نے دوا پیش کی جس سے تکلیف میں کچھ کمی ہو گئی۔ مگر ہم اسی حالت میں آگے روانہ ہوگئے اور مختلف مقامات کی سیاحت کرتے ہوئے گلبرگہ شریف حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔

فرمایاؒ جب ہم گلبرگہ شریف حاضر ہوئے تو ہمارے پاس کمبل کہنہ و شکستہ تھا۔ حاضر ہونے

سے کچھ دیر بعد ایک صاحب نے بہتر اور قیمتی کمبل لاکر ہمارے پاس بہت اصرار کیا کہ اس کو قبول کر لیا جائے۔ ہم نے جواب دیا کہ آج تو نہ لیں گے اگر آپکا دل چاہے تو کل کو لے آنا۔ رات کو ہم نے مزار شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت ہم کمبل لینے نہیں آئے ہیں جو چیز لینے آئے ہیں وہ دیجئے اور ہم مراقبہ میں مصروف ہو گئے۔ کہ دفعتاً ہمارے سینے سے دریا جاری ہو گیا۔ دوسرے دن وہ صاحب کمبل لیکر پھر آئے ہم نے کہا لائیے اب ضرور لے لیں گے۔ کچھ دیر بعد مزار شریف کے احاطہ میں قوالی ہوئی ہم نے وہ نیا کمبل قوالوں کے نذر کر دیا اور وہاں سے رخصت ہو گئے اور مختلف دیار وامصار کی سیاحت کرتے ہوئے اجمیر شریف حاضر ہوئے۔

ایک مرتبہ جب کہ حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ بہ زمانہ عرس اجمیر شریف میں قیام فرما تھے۔ آپ بھی سفر کرتے ہوئے اجمیر شریف حاضر ہوئے اور کسی حجرہ میں قیام پذیر ہوئے حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے کہ ہم ان کے قیام کی جگہ ایسے وقت پہنچے کہ وہ موجود نہ تھے کہیں باہر گئے ہوئے تھے ہم نے وہاں دوسرے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس شکل وصورت کے ایک صاحب یہاں مقیم ہیں انکا سامان سفر کہاں ہے۔ انلوگوں نے کہا کہ جن کو آپ معلوم کرتے ہیں انکے پاس صرف ایک کمبل ہے وہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں البتہ انکا ایک جھولا یہاں رکھا ہوا ہے اور کوئی سامان نہیں ہے ہم نے اس جھولے کو کھول کر دیکھا تو اسمیں نعلین چوبی کے کچھ نہ تھا۔ یہ فرما کر حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ بہت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ حضرت نبی رضا شاہ صاحب ہمارے عاشق مرید تھے جیسی ریاضت اور ہمارے حکم کی تعمیل اور ہماری اتباع کامل انھوں نے کی۔ اس طرح ہمارے کسی اور مرید سے نہیں ہو سکی انھوں نے ہماری باتوں کو پورے طور پر سمجھا ہے۔ فرمایا رضی اللہ عنہ کہ انکا سامان سفر دیکھنے کا سبب یہ تھا کہ اسی زمانے میں ہمارے ایک بنگالی مرید بہت زیادہ سامان کے ساتھ سفر کرکے اجمیر شریف حاضر ہوئے تھے۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ جب ہم اجمیر شریف سے رخصت ہو کر دہلی شریف حاضر ہوئے تو حضرت نبی رضا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ہمراہ تھے ایک روز وہ بازار سے سامان خریدنے گئے ہوئے تھے انکی عدم موجودگی میں دہلی کے ایک معزز اور معمر آدمی ہم سے ملاقات کو آئے دوران گفتگو میں انھوں نے تذکرہ کیا کہ آج میں نے بازار میں ایک درویش دیکھے وہ بڑے

مرتبے کے بزرگ معلوم ہوتے ہیں اور ان میں بناوٹ بالکل نہیں ہے۔ ہر طرح تعریف و توصیف کر رہے تھے اتنے میں آپ بازار سے سامان لیکر واپس آگئے اور ہماری قدمبوسی کی۔ جو صاحب تعریف کر رہے تھے کہنے لگے وہ یہی درویش صاحب ہیں جنکی میں تعریف کر رہا تھا ہم نے کہا کہ حقیقتاً اُن میں ذرہ برابر بناوٹ نہیں ہے اور ہم سے حسن عقیدت رکھتے ہیں ایکمرتبہ آپؒ کالی پور تشریف فرما ہوئے اور آپ نے معمول سے زائد کھانا تناول فرمایا حضرت صاحب میاں قبلہ کے استفسار پر ظاہر کیا کہ ہم ایکسال سے سندربن کے جنگلوں میں تھے وہاں صحرائی درختوں کے پھل اور پتوں پر گزارہ کیا آج ایک سال بعد کھانا کھانے کا اتفاق ہوا ہے۔

حضرت رضؓ کے تمام مجاہدات وریاضت عبادت کے حالات درج کرنے کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے اس لیئے اختصار پر اکتفا کیا گیا ہے۔

المختصر بیعت سے چند سال بعد آپؓ تعلقاتِ روحانی اور قابلیت دیکھکر حضرت مخدوم عالم شیخ عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس شریف کے موقعہ پر باشارت غیبی حضرت و پیر و مرشد سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ نے خلافت اجازت عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اپنے اور بندگان خدا کے فائدہ کیلیے کوشش اور مجاہدہ کیساتھ خدا و رسول اکرم صلعم کی رضامندی میں مشغول رہیں۔ خلافت اجازت ہونے کے بعد مزا کھل شریف سے مراجعت فرما کر آپؓ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ بارگاہ خواجہ غریب نواز ہندالولی عطائی رسول رضی اللہ عنہ سے بذریعہ سجادہ نشین صاحب عمامہ عطا ہوا۔

منقول از ماموں صاحب محمد علی رضا خانصاحب قبلہ باشندہ شہر رامپور۔ ماموں صاحب نے بیان کیا کہ جب ہم ریاست باگلی میں بعہدہ انسپکٹر پولیس ملازم تھے اُس زمانہ میں راجہ صاحب باگلی کی مصاحبت میں ایک صاحب نور محمد نامی گوالیار کے باشندہ ملازم تھے۔ نور محمد صاحب کا معمول تھا کہ ہر سال عرس شریف میں حضرت اجمیر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایکسال نور محمد صاحب نے اجمیر شریف سے واپس آکر ہمارے روبرو یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ۶ و ۷ رجب کی درمیانی شب میں تہجد کے بعد خواجہ غریب نواز رضؓ کے روضۂ منورہ کے مشرقی دروازہ کے سامنے مولسری کے درخت کے سایہ میں وظیفہ پڑھ رہا تھا میں نے بیداری میں دیکھا کہ ایک بزرگ طویل القامت خوبصورت مشرقی دروازہ مزار شریف پر آئے اور سلام باآواز بلند عرض کیا معاً ایک کواڑ خود بخود کھل گیا اور اندر سے

ایک ہاتھ برآمد ہوا کوئی چمکتی ہوئی چیز ان بزرگ کے ہاتھ میں دیکر غائب ہو گیا اور دروازہ بھی خود بخود بند ہو گیا۔ بزرگ صاحب نے اجازت طلب کی اور بھی چند ہمراہیان کے نام لیکر رخصتی کی اجازت مانگی۔ بعدازاں وہ بزرگ آستانہ بوسی کر کے میری طرف سے گزرے میں یہ عجیب وغریب حالات دیکھکر سراسیمہ ہو رہا تھا۔ جلدی سے قدمبوس ہو کر نام و مقام دریافت کیا اور دعا کا طالب ہوا ان بزرگ حضرت نے نبی رضا اور رام پور فرماتے ہوئے یہ کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں۔ درگاہ شریف سے باہر تشریف لے گئے ناموں صاحب فرماتے ہیں کہ نور محمد صاحب نے جب پوری شکل و شباہت اور نام و مقام وغیرہ ظاہر کیا تو ہم کو یقین کامل ہو گیا کہ وہ آپ ہی تھے۔ آپ اجمیر شریف سے مراجعت فرما کر قصبہ بھلسوڑی میں تشریف فرما ہوئے اکثر ذکر و مراقبہ میں مصروف و مشغول رہتے۔ حلقہ سماع سے آپکو زیادہ رغبت تھی آپکے فیضان صحبت سے ذوق و شوق و محبت الہی کی آگ دلوں میں بھڑک اٹھی تھی اور بے شمار طالبین مولا و اہل حاجت قریب و بعید سے بکثرت آتے اور آپکی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے مقصد کو پہنچتے تھے آپکی ذات مبارک مولانا روم کے اس شعر کے مصداق تھی۔

یک زمانہ صحبت با اولیا　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ریاست رامپور ضلع بریلی۔ مراد آباد۔ بجنور۔ نگینہ وغیرہ کے بکثرت بندگان خدا آپؒ کے دست حق پرست پر داخل سلسلہ جہانگیری ہو کر حلقہ بگوش اور دائم المرام ہوتے۔ اسی مرتبہ راقم کو مرید فرما کر تعلیم و تلقین علم تصوف کی اور توجہ عطا فرمائی۔ واجد علی خاں مرحوم غلام نبی شاہ صاحب و سید سخاوت حسین صاحب و عزیز اللہ خاں صاحب رامپوری و جعفر یار خاں صاحب و علی محمد و بلا خاں صاحب و اصغر علی خاں صاحب ساکنان قصبہ شاہی و سید نوشہ حسن صاحب و سید احمد شاہ صاحب و سید احمد حسن صاحب وغیرہم باشندگان نگر یا سادات مرید و تلقین ہوئے بعد ازاں ہزارہا بندگان خدا وقتاً فوقتاً مرید ہوتے رہے۔ دوسرے سال پھر حضرت رضؒ نے دربار عالی مرزا کمل شریف کا سفر اختیار کیا۔ ڈھاکہ و بہار میں و کلکتہ و چاٹگام وغیرہ سے ایک سال بعد واپسی ہوئی۔ پیران کلیر شریف بھی ہر سال عرس میں آپ تشریف لیجایا کرتے تھے۔ رڑکی سے کلیر شریف تک پیادہ پا جانے کا معمول شریف رہتا تھا۔ عرس شریف کے ایام میں ۱۰ لغایت ۱۴ ربیع الاول آپ روزہ رکھتے۔ شام کو صرف ایک پیالی چائے سے روزہ کی افطار کرتے تھے۔ اور ایام عرس میں ہمیشہ حضرت مخدوم پاک رضؒ کے سرہانے کلیر شریف میں مراقبہ کیا کرتے تھے حضرت میاں مستان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقیم کہ جن کا مزار حضرت شاہ بغدادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ میں اندرون شہر رام پور ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب رح

کو کلیر شریف میں مزار اقدس مخدوم پاک کے سرہانے مراقب دیکھا۔ ان کو خواجگی کا مرتبہ حاصل ہے۔
ایکمرتبہ میاں رنگیلے شاہ (مرید خلیفہ میاں مستان شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ) کو قبض وارد ہو گیا۔
حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر رنگیلے شاہ نے عرض کیا کہ میرے حال پر رحم فرمایا جائے ورنہ
میں خودکشی پر آمادہ ہوں آپؓ نے اکش چار عطا فرمائی۔ معاً قبض جاتا رہا اور پیشتر سے بھی اچھی حالت
ہو گئی۔ رنگیلے شاہؒ کو حضرت سے انتہائی حسن عقیدت و محبت تھی عرس شریف میں لکھنؤ بعد وصال
حضرتؓ کے ہر سال حاضر ہوا کرتے تھے۔ رنگیلے شاہ صاحب کا وصال ۲۳ شعبان ۱۳۷۹ھ
کو ہوا۔ محلہ سنگ ستون شہر رامپور میں انکا مزار ہے۔ بعد وصال رنگیلے شاہؒ صاحب اور
میاں مستان شاہ صاحبؒ مسمی خدا بخش صاحب باشندہ بھینسوڑی شریف نے خواب دیکھا کہ حضرت
میاں مستان شاہ صاحبؒ کے مزار شریف کے متصل دو مسندیں برابر بچھی ہوئی ہیں ایک پر میاں مستان شاہ
صاحب رونق افروز ہیں اور دوسری پر راقم کی نسبت ہے کچھ دیر کے بعد میاں مستان شاہ صاحب
اٹھ گئے۔ راقم اپنی جگہ بیٹھا رہا اور دونوں مسندیں ایک ہو گئیں۔

ایکمرتبہ پیران کلیر شریف میں آپؓ کو بہت زور سے حال ہوا اور آپؓ نے سوائے تہ بند کے
تمام لباس اور زر نقد قوالوں کو نذر کر دیا تھا۔ ۱۳۰۲ھ ۱۹۰۶ء میں جناب سیدنا فخر العارفین جالکامی رضؓ
اجمیر شریف سے واپسی میں دہلی ہوتے ہوئے رامپور و بھینسوڑی تشریف فرما ہوتے دس روز رام
پور میں پندرہ روز قصبہ بھینسوڑی میں رونق افروز رہے قصبہ کے رہنے والے اکثر مردمان حضرت
سیدنا فخر العارفینؓ کے دست بیعت و حلقہ بگوش ہوئے۔

نقل عبارت از کتاب سیرت فخر العارفینؓ حالات سفر صفحہ ۷۹ و ۸۰ مصنفہ حضرت
حکیم سید سکندر شاہ صاحب قبلہ مدظلہ۔

غربا کے ساتھ ——— چونکہ فقیری و درویشی کا اظہار کرنا حضرت سیدنا فخر العارفین رضی
اللہ عنہ کسی موقع پر پسند نہیں فرماتے تھے۔ اس لئے اجمیر شریف میں بھی آپ یہ کرتے کہ سماع خانہ میں
عوام کے ساتھ کھڑے ہو کر سماع سُن لیتے۔ حلقہ مشائخ میں نہ بیٹھتے۔ اسی طریقے سے آپ
ایک بار سماع سُن رہے تھے اور آپؓ کے مرید و خلیفہ حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ
اندرون مجلس خانہ حلقہ مشائخ میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ان کی نظر آپ پر پڑی اور وہ از خود رفتہ دیتا آپؓ
آپؓ تک پہنچے اور آپ کے قدموں پر گر پڑے۔ حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
کو اللہ تعالیٰ نے ہر دلعزیز بنایا تھا اور حضرت کی دعا کی برکت سے عوام ہی نہیں بڑے بڑے مشائخ

ان کی تعظیم اور توقیر کرتے تھے۔ اور مشائخ انھیں اصرار اور التجا کے ساتھ اندرون مجلس خانہ جائے ممتاز پر بٹھاتے تھے۔ اب جو اتنے بڑے شیخ وقت کو لوگوں نے آپ کے قدموں پر دیکھا تو حیرت میں رہ گئے کہ اس دنیاوی لباس میں پوشیدہ یہ کون بزرگ ہیں کہ ایسے ایسے مشائخ زمانہ جن کی تعظیم بجالاتے ہیں۔ حضرت نبی رضا شاہ صاحب نے کہا کہ لوگو میں ان ہی کا غلام ہوں اور یہی میرے کمترین مولیٰ ہیں۔ دل و جانم فدائے نامش باد

تب لوگوں نے آپکو جانا کہ حضرت محمد نبی رضا شاہ جیسے بزرگ جن کے مرید و خادم ہوں تو آپ خود کیا ہوں گے۔

سلسلہ عالیہ کی ترقی اجمیر شریف میں:۔ ہمارے حضرت سیدنا فخر العارفین نے حضرت اجمیر میں کمال احترام اور لطیف نازک خیالی کا اظہار فرمایا اس کا صلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور سیادتِ عظام کی خوشنودی سے یہ ملا کہ آپ کے خلیفہ اعظم حضرت محمد نبی رضا شاہ قبلہ رحمت اللہ علیہ کے ذریعہ سے اجمیر شریف اور نواح میں اس سلسلہ عالیہ کی از بس ترقی ہوئی اور ایسا نوازا اور ایسا عروج دیا کہ آج ہزار در ہزار بندگان خدا وہاں فیضیاب سلسلہ عالیہ ہیں۔

حالاتِ ترقی سلسلۂ عالیہ اجمیر شریف و نواح

نصیر آباد میں حضرت قبلہ سلطان العارفین شاہ محمد نبی رضا رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر اکثر مرد مان مرید ہو چکے تھے اور جب سنہ ۱۹۱۰ء میں آپ کا وصال شریف ہو گیا تو حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب قبلہ لکھنوی خلیفہ حضرت قبلہ رضؓ نصیر آباد تشریف فرما ہوئے اور ابتک مقیم نصیر آباد ہیں حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسا نوازا ہے کہ ان کے ذریعہ سے ہزاروں لاکھوں بندگان خدا فیضیاب ہیں اور تعلیم و تلقین کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اجمیر شریف و نواح اجمیر شریف۔ وجے پور۔ جودھپور۔ اودے پور۔ میواڑ و الور میوات و گجرات و مارواڑ۔ بمبئی۔ احمد آباد۔ حیدر آباد دکن و کراچی۔ ملتان۔ شکارپور۔ پنجاب میں۔ لائلپور منٹگمری شاہ پور و لاہور وغیرہ و ضلع مظفر نگر و میرٹھ و نینی تال و الہ آباد۔ کاٹھ گودام و بریلی میں ہزارہا بندگان خدا آپ کے حلقہ بگوش ہیں۔ اور بہت سے آپ کے خلفاء جو افضل و برتر نفوس سے ہیں اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب قبلہ نصیر آبادی کے علاوہ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اور بھی خلفاء سے طریقت نہایت معزز اور ممتاز

ہیں مثلاً حضرت شیخ المشائخ سید احمد شاہ صاحب باشندہ نگریا سادات ضلع بریلی و حضرت شیخ المشائخ حافظ احمد علی شاہ صاحب مقیم گھسیاری منڈی شہر لکھنؤ و حضرت شیخ المشائخ مولانا عبدالحمید شاہ صاحب صدر بازار لکھنؤ و حضرت شیخ المشائخ غلام نبی شاہ صاحب باشندہ قصبہ بھینوڑی علاقہ ریاست رامپور و حضرت شیخ المشائخ میر سید حافظ محمد اسمٰعیل صاحب بریلوی ان سب کی بہت بزرگ ہستیاں ہیں اور ان حضرات سے بھی ہزاروں بندگان خدا فیضیاب ہیں۔

حلیہ شریف اعلیحضرت سلطان العارفین و العاشقین

مولانا و مرشدنا محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ

ہمارے حضرت قبلہ روحی فداہ نہایت شکیل و جمیل ہزاروں لاکھوں میں یکتا۔ آپ طویل القامت تھے نہایت خوبصورت سڈول و ورزشی جسم۔ چہرہ مبارک گول آفتابی۔ روشن و نورانی ماہ نیم ماہ۔ رخسارے بھرے ہوئے۔ پیشانی اقدس فراخ روشن و درخشاں۔ بینی پاک لمبی خوبصورت۔ سر اقدس بزرگ و کلاں۔ رنگ گورا نہایت صبیح و ملیح چشمان مبارک کلاں و خوبصورت بیاض چشم نہایت صاف جن میں سرخی کے ڈورے۔ دہن پاک متوسط موزوں خوبصورت۔ دندان پاک بزرگ۔ سامنے کے دانتوں میں کھڑکی۔ سینہ اقدس فراخ جس پر ناف تک بالوں کی ایک لہر تھی۔ شانوں پر بھی بال تھے دست مبارک مائل بہ طول پائے اقدس متوسط اور نہایت نرم و نازک۔ کف پائے اقدس نرم بھرے ہوئے۔ ریش مبارک مشروع گھنی اور گول اور خوب بھری ہوئی۔ موئے مبارک سیدھے سینہ اقدس کی چوڑائی تقریباً ۱۴ انچ۔ تمام اعضائے شریف از سر تا قدم نہایت موزوں و متناسب بہ نظر مجموع لاکھوں میں یکتا۔ سر مبارک پر ایک نشان بصورت چپیہ تھا۔ موئے سر کچھ زمانے تک کندھوں سے نیچے تک دراز رہے بعد میں مدت العمر کان کی لو تک رہتے تھے آواز بلند باوقار شیریں قریب و بعید سب کے سامع نواز کلام مختصر الفاظ قلیل معنی کثیر جامع و مانع و دلکش و دلآویز سادہ و بے تکلف و بیساختہ شیریں مگر پر جوش و باوقار۔ رفتار شاہانہ انداز ملوکانہ ہنگام رفتار سر اقدس جانب قلب جھکا ہوا۔ ہر قدم قوت کے ساتھ جما ہوا بلا ارادہ اظہار قوت کرتا ہوا زمین پر پڑتا بے چاپ و بے آواز۔ وضع

میں سادگی ہر بات میں بے ساختگی۔ خلوت وجلوت میں یکساں۔ لبوں پر تبسم۔ چہرہ پر ترحم
(مخزن القلب بهجة الشرق)

اتنے بارعب کہ ہزاروں میں اگر ہوتے بے بتلائے پہچانے جاتے۔ کہ محض چہرہ سے آثار بزرگی وسرداری نمایاں تھے۔ جس نے ایکبار دیکھا قدموں پہ نثار ہوگیا۔ اگر آپ لاکھوں کے مجمع میں ہوتے تو سب سے زیادہ خوبصورت آپ ہی معلوم ہوتے۔ اگر ہزاروں آدمیوں کے ساتھ راستہ چلتے تو سب سے بلند وبالا آپ ہی نظر آتے اس شان وصورت کی کوئی تصویر آجتک نظر نہیں پڑی۔ جہاں جہاں آپؒ کے مریدین ومتوسلین ہیں سب کا یہی بیان ہے کہ سب سے زیادہ حضرت مجھ ہی سے محبت فرماتے تھے۔ سب کے اوپر مہربان سب کے دردمند خدا کی مخلوق میں سب کے دعا گو۔

چو تو نازنینے سراپا لطافت
گیتی نشاں نداده ایزد نیافریده

وضع ولباس

سر پر گول کلاہ عو شیہ اور کبھی کلاہ پچگوشیہ اکثر چکن کی ہوتی تھی ایک سفید کرتا چکن کا یا سفید ململ وغیرہ کا۔ اور تہ بند ازار مخطط لباس نوی سفید رنگ مرغوب ومطبوع خاطر اقدس تھا جاڑے میں کبھی گاڑھے کی دوہر زرد رنگ یا کمبل ولبادہ اونی چوغہ وکنٹوپ واکثر ایک مرزئی روئی دار گرم چوغہ وکبھی عمامہ بھی استعمال فرماتے۔ عید الضحےٰ کے دن خاص لباس زیب تن فرمایا جاتا چکن کا کرتا اس پر مخملی صدری اس پر چوغہ لمبی آستین والا اور سر پر عمامہ اور ازار مخطط کی بجائے پاجامہ کہ سنت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہے۔ عید الفطر میں بھی یہی لباس مگر بجائے پاجامہ کے تہبند ازار مخطط۔ نعلین شریف سلیم شاہی یا گرگابی۔

معاشرت

رات کو جس وقت دیکھا گیا آپ کو مصلیٰ یعنی جانماز پہ بیٹھا کبھی کے سہارے بیٹھا دیکھا کبھی لیٹ کر آرام فرمائے تو خواب غفلت کی نیند نہ سوتے۔ اگر کوئی آواز دیتا تو جاگنے والے کی طرح جواب دیتے اور برابر ذکر قلبی کی اونچی آواز آتی رہتی تھی جو دور سے دل کو مسموع ہوتی تھی۔ کھانے کا خوش ذائقہ ہونے نہ ہونے کا مطلق خیال نہ تھا جو پیش کر دیا تناول فرمالیا۔ مقدار طعام متوسط اکثر زمانہ تک

صبح ایک پیالی چائے اور مختصر ناشتہ دن پہر کو کھانا بعد طعام کچھ دیر قیلولہ سہ پہر کو چائے کی صرف ایک پیالی اور بعد عشاء رات کا کھانا۔ کھانا فلمی دار سینی میں پیش ہوا کرتا تھا۔ جبکہ دسترخوان پر تناول فرماتے اور وقت طعام یہ نشست ہوتی تھی۔ ایک گھٹنا اٹھا کر اور زانوئے چپ زمین پر، اور دست چپ زمین پر ٹکا ہوا۔ صرف دست راست سے تناول فرماتے۔ عام نشست آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کی نہ تھی۔ گاؤ تکیہ ہوتا تھا مگر گاؤ تکیہ پر ہمیشہ ٹیک نہ لگاتے۔

قبول دعوت

ہر ایک متقی و پابند شرع کی دعوت خواہ وہ کیسا ہی غریب ہوتا قبول فرما لیتے اور اس کے گھر تشریف لے جاتے۔ مشتبہ طعام قبول نہ فرماتے۔ احیاناً اگر اس قسم کا کھانا کبھی تناول فرماتے تو فوراً استفراغ ہو جاتا تھا۔

صفائی پسندی و پابندی نماز

طہارت اور صفائی میں بلیغ اہتمام فرماتے مزاج مبارک از حد صفائی پسند تھا اکثر سرد پانی سے غسل فرماتے۔ لباس عمدہ اور ہمیشہ صاف ستھرا ہوتا تھا۔ فرائض و واجبات کی پابندی صحت ہو یا مرض ہر حالت میں فرماتے۔ نماز کسی حالت میں قضا نہ ہوتی سفر ہو یا حضر اذان اقامت و جماعت سے حتی الامکان نماز ادا کرنے کا ہمیشہ معمول شریف رہا جمعہ کے دن سفر نہ فرماتے۔ اگر سفر میں ہوتے اور جمعہ واقع ہوتا تو جمعہ کی نماز کے لیے سفر میں وقفہ فرماتے۔ اور ادائے نماز جمعہ کے بعد اجرائے سفر فرماتے۔

بیماری کا علاج

بیماری میں کبھی دوا استعمال فرماتے اور کبھی نہیں۔ معالجہ میں کوئی خاص اہتمام نہ ہوتا جس نے کوئی دوا یونانی یا ویدک وغیرہ پیش کر دی استعمال فرما لیتے۔

پابندی معمولات

بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے معمولات شریف کی آپ نے پابندی ہر حالت میں فرمائی ہے۔ آخر حصہ عمر میں تو عالم ہی دوسرا تھا۔ آفتاب نصف النہار کے مانند آپ کے انوار و برکات حاضرین کو مستفیض فرماتے تھے۔

آپؒ سر تا پا محبت تھے۔ آپ کے فیضان صحبت سے دلوں میں درد اور محبت الٰہی پیدا ہو جاتی تھی۔ بیشمار طالبین مولا اور اہل حاجت قریب و بعید سے بکثرت آتے اور آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے مقاصد کو پہنچتے۔ آپ کا طریقہ قادریہ شریف مشرب ابوالعلائی چشتی منعمی شریف ہے۔ مذہباً آپ سنی حنفی۔ عموماً آپ سلسلہ عالیہ قادریہ شریف میں بیعت فرماتے اور طریقہ ابوالعلائی چشتی شریف کے موافق تعلیم ذکر اذکار اشغال و توجہ عطا فرماتے آپ کی توجہ کا یہ عالم کہ جس کو نظر دیکھ لیا متوالا و شیدا بن گیا۔ اور اس میں جوش و خروش وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ اکثر ایسا ہوا کہ کسی جلسہ میں ایک دو مردوں کو سامنے بٹھا کر آپ نے توجہ دی اور سب حاضرین میں وجدانی حالت پیدا ہو گئی اور سب مرید و غیر مرید تڑپنے لگے۔ حلقۂ سماع سے آپ کو زیادہ رغبت تھی۔

حالات قیام لکھنؤ

بحکم اعلیٰ حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ سنہ ۱۹۰۴ء میں پہلی مرتبہ آپ لکھنؤ تشریف فرما ہوئے اول صدر بازار کی مسجد موسومہ محمد خاں میں چندے قیام ہوا۔ زاں بعد بابو عبدالعزیز صاحب اسٹیشن ماسٹر نے اپنے جائے قیام پر واقع صدر بازار میں نہایت اعزاز و التجا کے ساتھ کچھ روز مہمان رکھا۔ پھر منشی عوض علی صاحب کی التجا پر ان کے بالاخانہ پر تقریباً

ایک سال رونق افروز رہے۔ ایک سال کے بعد محمد نصیر خاں صاحب کے بالاخانہ پر رونق افروز ہوئے اور اسی جگہ وفات ہوئی۔ محمد نصیر خاں صاحب عرف چھنے میاں صدر بازار میں بہت معزز و شریف الخاندان حضرت قبلہ روحی فداہ کے عاشق مرید و خادم خاص ہیں حضرتؒ کی خدمت کا سب میں زیادہ شرف چھنے میاں کو حاصل ہے۔ حضرت کے رونق افروز ہونے کے شہر لکھنؤ صدر بازار وغیرہ میں بکثرت مردمان فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ مے نوشی۔ قمار بازی بدکاری ان کا شعار تھا۔ حضرت کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے تھوڑے عرصہ میں سئیات مبدل بہ حسنات ہوگئے۔ اور مسلمانوں کی حالت میں انقلاب عظیم واقع ہوگیا۔

ہزارہا بندگان خدا داخل سلسلہ عالیہ ہوکر حضرت کے حلقہ بگوش ہوگئے۔ جس کو ایک صحبت بھی نصیب ہوگئی وہ بھول کر بھی برے کاموں کے قریب نہ گیا بعض ایسے اشخاص بھی تھے کہ دن رات ان کا مے نوشی سے ہی کام تھا۔ ذرا سا اش چارپانی عطا فرمادیا اور حالت بدل گئی پھر مے نوشی کے قریب بھی نہ گئے اور پابند صوم و صلوٰۃ ہوکر مذہبی پرہیزگارانہ آدمی بن گئے۔ مثلاً ولی داد خاں، امیر خاں، نواب وزیر خاں وغیرہ وغیرہ۔

لکھنؤ اور نواح میں ہزاروں آدمی حلقہ بگوش مرید ہوکر فائز المرام ہوئے۔ حضرت محمد عبدالشکور صاحب و حضرت حافظ احمد علی صاحب و حضرت عبدالحمید شاہ صاحب و حضرت محمد نصیر خاں صاحب عرف چھنے میاں صاحب اور جناب حاجی محمد وزیر صاحب و بشیر احمد صاحب و عبدالرزاق صاحب محمد علاؤ الدین صاحب و امیر خاں صاحب و ولی داد خاں صاحب و کبیر احمد صاحب و صغیر احمد صاحب و سید قربان علی صاحب و سید محمد علی صاحب و مولانا فرزند محمد صاحب و ولایت اللہ صاحب و نظام الدین صاحب و عنایت حسین صاحب وغیرہ حضرت قبلہ کے جانثار مریدوں میں ہیں۔ چنانچہ محمد وزیر صاحب سے حضرت قبلہ بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ جناب حاجی وزیر محمد صاحب کی اوقات خدمت کے موقعہ پر اکثر کرامات کا حضرتؒ سے ظہور ہوا ہے۔ ایکمرتبہ حاجی صاحب حضرت کے ہمرکاب اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہؒ نے تمام زر و نقد و پارچہ جات اپنے پاس سے اور حاجی وزیر صاحب سے لیکر قوالوں کو بخش دیا۔ عرس شریف ختم ہوجانے پر حکم فرمایا کہ حاجی صاحب رخصتی ہوگی اسٹیشن چلو حاجی صاحب سخت متردد تھے کہ کرایہ ریل کے لیے ایک پیسہ نہیں ہے کس طرح سفر کرسکتے ہیں آپ مطمئن اور بشاش رخصت ہوکر اسٹیشن کے مسافر خانہ میں بستر بچھا کر معہ

حاجی صاحب بیٹھ گئے۔ ریل آنے سے قبل ایک اجنبی آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کو کہاں جانا ہے۔ فرمایا لکھنؤ کچھ دیر بعد اس شخص نے دو ٹکٹ انٹر کے حاضر حضور کر دیئے اور خود بھی اسی گاڑی میں وہ شخص سوار ہوا۔ راستے میں کھانا وغیرہ بھی حاضر کیا۔ کانپور کے اسٹیشن پر پہنچ کر عرض کیا کہ مجھکو یہیں اترنا ہے اور پانچ روپیہ بطور نظر پیش کئے حضرت نے نذر قبول فرما کر حاجی صاحب سے فرمایا کہ تم بہت متفکر تھے کہ کوئی تحفہ وغیرہ بچوں کے لیئے اجمیر شریف سے نہیں لا سکے۔ اب خرید لو۔

غوث کا مرتبہ

لکھنؤ شریف میں ایک بزرگ جناب مولا شاہ صاحب مرید (حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ) رہتے تھے حضرت مولا شاہ صاحب کو ہمارے حضرت قبلہ سے بھی بہت زیادہ محبت تھی۔ اور بسا اوقات خدمت مبارک میں حاضر رہا کرتے تھے۔ مولا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے چند مرتبہ حضرت کے اعضائے جسم مبارک رات کو الگ الگ دیکھے۔ مولا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ تہجد کے وقت میں حضرت کی خدمت میں کمرہ بالا خانہ پر حاضر ہوا باہر سے کمرہ کا دروازہ بند تھا اس لیئے دروازہ سے باہر خاموش کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر گزری ہوگی کہ اندر سے حضرت نے آواز دی کہ مولا شاہ سردی میں باہر کیوں کھڑے ہو اندر آجاؤ۔

جناب محمد خاں صاحب رئیس صدر بازار جو نہایت راست گو پابند صوم صلوٰۃ متشرع آدمی ہیں ان کو حضرت قبلہ کی صحبت کا بہت زیادہ شرف حاصل ہو چکا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں جب کبھی رات کو کسی وقت کمرہ پر حضرت کی خدمت میں بعد بارہ بجے شب کے حاضر ہوا حضرت کو مصلیٰ یعنی جانماز پر مراقب یا مشغول نماز دیکھا۔

جناب محمد خان صاحب مذکور فرماتے ہیں کہ حضرت میں چار باتیں عجیب وغریب دیکھی گئیں۔ آپ جیسا خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ جب آپ راستہ چلتے سب سے بلند بالا نظر آتے اگر کوئی شخص تحفہ یا نذر پیش کرتا تو اس کو رکھتے نہ تھے۔ اسی وقت تقسیم فرما دیتے۔ توجہ آپکی ایسی زبردست کہ ایک مرید کو توجہ دیتے۔ مگر حال سب حاضرین پر

حضور ہو جاتا تھا۔ اس جلسہ میں مرید غیر مرید جس قدر آدمی موجود ہوتے ضرب کی آواز سے سب محو و مست ہو جاتے۔ اور تڑپنے لگتے تھے۔

ایک مرتبہ مریدوں کو توجہ دے کر مسجد سے باہر نکلے دروازہ مسجد کے قریب ایک ہندو … بیٹھا تھا آپ کا دامن اس کے جسم سے مس ہو گیا۔ معاً وہ ہندو رقص کرنے لگا بہت دیر تک … اس میں جوش و خروش رہا۔ جب آپ نے اس کے سینہ پر دست شفقت لگایا تب حواس بجا ہوئے۔

جب محفل قوالی منعقد ہوتی تو فرط محبت سے غیر مسلم اشخاص بھی محفل کے کنارے آ بیٹھتے اور جس وقت جوش و خروش کیف شروع ہوتا تو غیر مسلم بھی حضرت کے دریائے فیض سے سیراب ہوتے ان کو کیف پیدا ہو جاتا اور تڑپنے لگتے۔ جب حضرت دست شفقت لگا لیتے … حواس بجا ہوئے۔ ایک مرتبہ مولانا فرزند محمد صاحب کے مکان پر محفل سماع منعقد … ہوئی۔ دو اجنبی بارادہ تمسخر محفل میں آ بیٹھے حضرت کو ان کا خیال نور باطن سے منکشف ہو گیا … حضرت نے ایک نظر ان کی طرف دیکھ لیا دفعتاً ان میں ایسی تڑپ پیدا ہو گئی کہ بہت دیر … تک اچھلتے رہے ان کے کپڑے بھی پھٹ گئے جب خستہ درماندہ ہو گئے تو حضرت نے دست مبارک مس کیا ہوش میں آ کر حلقہ بگوش ہوئے اور اپنے خیالات سے توبہ کی۔

استقامت و احتیاط اور اسراف کی ممانعت

… صدر بازار لکھنؤ میں عبدالحمید شاہ صاحب حضرت قبلہ کے عاشق مرید تھے … جن کا ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ کو بعارضہ فالج انتقال ہوا ہے خوش قسمتی سے … حضرت [illegible] مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ۔ ایک مرتبہ حضرت قبلہ دربار عالی مرزا … لحسن شریف سے لکھنؤ واپس تشریف فرما ہوئے اس خوشی میں عبدالحمید شاہ صاحب نے … مساکین کو نقد و جنس خیرات کیا اور حضرت کے لئے بیش قیمت لباس تیار کرایا اس کے ساتھ ماہ نما کلاہ۔ جب حضور میں سب سامان پیش کیا گیا۔ آپ نے قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ اور ارشاد ہوا کہ اس میں اسراف کیا گیا ہے ہم نہ لیں گے۔ صرف ایک اشرفی جو بطور نذر ہدیہ ہمراہ لباس پیش کی گئی تھی قبول فرما کر اسی وقت یتیم خانہ بھجوا دی

استقامت و غربانوازی

ایک مرتبہ ڈاکٹر عبدالواحد صاحب (والد ماجد عبدالحمید شاہ صاحب) نے حضرت سے التجا کی کہ آپ بزمانہ قیام لکھنؤ میرے مردانہ مکان پر تشریف فرما ہا کریں آپ نے یہ کہکر انکار فرمادیا کہ آپ کا مکان فرش و فروش سے آراستہ ہے اور بہت صاف ستھرا قیمتی فرش اسمیں بچھا ہوا ہے ہم فقیر آدمی ہیں ہمارے پاس رئیس غریب سب آدمی آتے جاتے ہیں۔ غریبوں کے میلے کپڑوں سے آپ کا فرش خراب ہوگا اور آپ تکلیف محسوس کریں گے اس وجہ سے ہم آپ کے مردانے مکان میں ٹھیرنے سے مجبور ہیں۔

حضرت رضؓ کے مرید میاں جان تارکش مقیم بنارس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مردانہ مکان میں کام کر رہا تھا دفعتہً شبیہ مبارک حضرت رضؓ کی میرے سامنے آئی اور آواز مسموع ہوئی کہ کل دس بجے دن کو ہم آجاویں گے۔ دوسرے روز اسی وقت آپؒ بنارس میں میرے مکان پر تشریف فرما ہوگئے۔

کرامت:۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک اجنبی مولوی صاحب حاضر ہوئے اور ملاقات کے بعد بہ سلسلہ کلام یہ عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم سیدنا پیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا تھا یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ مولوی صاحب کا اعتراض سنکر حضرت کو جوش پیدا ہوگیا۔ فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے وہ طاقت عطا کی ہے کہ اب بھی ہزاروں لاکھوں مردوں کو زندہ کر رہے ہیں اور قیامت تک زندہ کرتے رہیں گے۔ حضور کی بلند آواز سے مولوی صاحب میں ایسی تڑپ پیدا ہوگئی کہ دیر تک زمین پر لوٹتے رہے جب ہوش بجا ہوئے تو اپنے خیالات سے توبہ کی۔

کرامت:۔ ایک مرتبہ حیدر رضا خاں صاحب باشندہ نگریا کھاتہ جو چند ماہ سے مرض پیچش میں مبتلا تھے حاضر ہوئے اسی وقت کسی شخص نے مکا بیریاں پیش کی حضرت نے حیدر خاں کو دے کر فرمایا کہ اسکو کھالو انشاء اللہ آرام ہو جائیگا۔ ایسا ہی ہوا کہ زندگی سے مایوس و ناامید تھے اسی روز سے پیچش جاتی رہی اور اب تک زندہ ہیں اس کے بعد اس مرض میں مبتلا بھی نہیں ہوئے۔

کرامت:۔ ایک مرتبہ بزمانہ عرس حضرت قطب عالم مخدوم شاہ عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ اور آپ کے پیر بھائی جناب حافظ مقبول احمد صاحب بنارسی ایک حجرہ میں ردولی شریف میں مقیم تھے۔ ایک شب حافظ صاحب کسی ضرورت سے تہجد کے وقت حجرہ سے باہر چلے گئے۔ حضرت قبلہ اس وقت جانماز پر مراقب تھے اور لالٹین روشن تھی جب حافظ صاحب باہر سے واپس آئے اور کواڑ کھولے تو کیا دیکھتے ہیں ایک شیر ببر مصلے پر بیٹھا ہے حافظ صاحب گھبرا گئے اور واپس چلے آئے۔ تھوڑی دیر بعد اندر سے آواز آئی کہ حافظ صاحب ڈرو نہیں ہم موجود ہیں۔ یہ کیفیت حافظ صاحب نے دربار عالی میں حضرت سیدنا فخر العارفین رضی کی خدمت میں عرض کی حضرت نے فرمایا کہ (حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحبؒ) اسد ہیں۔ اس دن سے آپ کا خطاب اسد جہانگیری ہو گیا۔

کرامت:۔ حضرت قبلہ کی ایک مریدہ قصبہ شاہی کی رہنے والی پر عرصہ بیس سال سے جن کا اثر تھا اور وہ سخت تکلیف میں مبتلا تھیں۔ ایک روز حضرت کی خدمت میں زنانہ مکان کے اندر حاضر تھیں۔ آپ کے روبرو ایک دم قہقہہ لگایا اور بیباک گفتگو شروع کر دی آپ سمجھ گئے کہ یہ جن کا اثر ہے۔ آپ نے جن کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ یہ ہماری مریدہ ہے اس کا پیچھا چھوڑ دو اسی میں خیر ہے۔ اس وقت سے بعد کو بارہ سال تک وہ مسماۃ زندہ رہیں پھر جن کا اثر نہ ہوا۔

کرامت:۔ ایک مرتبہ مولانا فرزند محمد صاحب کے مکان پر حضرت کی دعوت طعام ہوئی انھوں نے صرف آٹھ دس آدمیوں کے لائق کھانا تیار کرایا تھا مگر وقت پر سو آدمیوں سے زیادہ جمع ہو گئے یہ دیکھ کر مولانا پریشان ہوئے۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ تم مطمئن رہو فکر نہ کرو ہمارے حصہ کا کھانا تم ہم کو دے دو ہم خود تقسیم کر لیں گے جب کھانا حضور میں پیش ہوا تو آپ نے دیگچیوں پر اپنا رومال ڈال کر ارشاد فرمایا کہ سب کو کھانا کھلانا شروع کر دو سب سیر ہو گئے بلکہ کچھ کھانا باقی رہ گیا جس کو فرزند محمد صاحب کے متعلق نے خوب سیر ہو کر تناول کیا۔ اس قسم کے معاملات کا لکھنؤ شریف میں روزمرہ چرچا ہو گیا تھا کہ صاحب خانہ نے دس پندرہ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کرایا اور وقت پر سو ڈیڑھ سو آدمی جمع ہو گئے مگر حضرت کی دعا کی برکت سے اتنا ہی کھانا سب کو پورا ہو جاتا تھا۔ زیادہ آدمی جمع ہو جانے کی وجہ یہ تھی کہ تمام خدام حضرتؒ کے پروانہ وار نثار رہتے تھے۔ ان کو تاب مفارقت نہ ہوتی

تھی کھانے کی طمع سے نہ جاتے تھے بلکہ خادموں کو جدا رہنا گوارا نہ تھا۔ میزبان یہ سمجھ کر کہ حضرت کے ہمراہ آٹھ دس آدمی آجاویں گے اتنا ہی کھانا تیار کراتا اور حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد جس کو خبر ہوتی کہ حضرت آج فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں کشاں کشاں پہنچ جاتے اور دیدار فیض آثار سے اپنی آنکھیں روشن کرتے۔ حضرت کی عادت مبارک یہ تھی کہ جتنے آدمی کھانے کے وقت موجود ہوتے سب کو اپنے ساتھ دسترخوان پہ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے۔ ادھر اللہ تعلیٰ کا یہ کرم ہوتا تھا کہ حضرت سے یہ کرامت ظاہر ہو جاتی تھی کہ قلیل مقدار کا کھانا صدہا آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا تھا۔

احتیاط واستقامت:۔ بنارس شہر میں سلسلہ عالیہ کے خدام کثیر التعداد ہیں اور ہمارے قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ مگر آپ اس قدر احتیاط کا برتاؤ فرماتے کہ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ آپ کے پاس زادراہ بھی ہے یا نہیں ایک مرتبہ آپؒ دربار عالی چاٹگام شریف سے واپسی میں بنارس تشریف فرما ہوئے چند روز قیام فرمایا اس مرتبہ آپ کے پاس زادراہ ختم ہو چکا تھا۔ لیکن کوئی صاحب مطلع نہیں ہوئے اور آپ مخفی طور سے اسٹیشن پر چلے آئے جب ریل کا وقت ہوا تو ایک اجنبی شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جاویں گے آپ نے لکھنؤ فرمادیا۔ اس اجنبی آدمی نے ٹکٹ لاکر حاضر کیا اور آپ ریل میں سوار ہو کر لکھنؤ آگئے۔ جب بنارس والوں کو آپ کے اس طرح تشریف لے جانے کی خبر ہوئی تو سب نے افسوس کیا۔

کرامت:۔ ایک مرتبہ ایک ضعیف عورت نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے مدت العمر میں ایک اشرفی کفن دفن کے لئے جمع کی تھی وہ یک ہفتہ ہوا گم ہو گئی۔ میں نہایت غریب ومفلس ہوں آپؒ دعا کر دیں کہ اشرفی مل جاوے حضرت نے ذرا توقف سے فرمایا کہ تم اپنے مکان مسکونہ کے صدر دروازہ کے پاس تلاش کرو۔ ہم دعا کرتے ہیں یہ سنکر ضعیفہ چلی گئی ایک گھنٹہ کے بعد واپس آکر عرض کیا کہ یہاں سے واپسی کے وقت صدر دروازہ کی چوکھٹ سے ٹھوکر لگی اور میں گر گئی جب سنبھل کر اٹھی تو اشرفی میرے منہ کے سامنے موجود تھی یہ آپ کی دعا کی برکت سے گمشدہ اشرفی ملی ہے۔

آپؒ سلام وعلیک میں ہمیشہ سبقت فرماتے بڑا چھوٹا کوئی آدمی ہوتا مزاج پرسی کر کے نہایت محبت وشفقت سے گفتگو فرماتے تھے۔

آنکہ اندر حسن و سیرت بود چوں یوسف عزیز   آنکہ اندر خلق و سیرت سیرِ خیر الانام

حسن و خلق :- لکھنؤ میں آپ کے مریدان و خادموں کو ایک لمحہ جدائی گوارا نہ تھی۔ جب آپ ارادہ سفر فرماتے تو محفل سماع و دعوت طعام کی اس قدر زیادتی ہو جاتی تھی کہ ہفتوں ٹھہرنا پڑتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کا عزم سفر حضرت اجمیر حاضری کے لئے ہوا۔ خادموں نے فاتحہ وغیرہ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جب زیادہ دن گزر گئے تو آپ نے روانگی کے لئے تیاری کا حکم فرما دیا کہ اب کوئی دعوت منظور نہ ہوگی۔ آج شام کو ہم چلے جائیں گے۔ چنانچہ بعد تناول طعام شام کو اسٹیشن ریلوے جانے کے لئے تانگہ میں سوار ہو گئے اور ایک فرلانگ تانگہ جا چکا تھا اس وقت جاں نثاروں نے ٹھہرانے کا یہ حیلہ نکالا کہ ایک دس سالہ لڑکے کو تانگہ کے پیچھے دوڑایا اس لڑکے نے حضرت کو پکارنا شروع کر دیا۔ آپ نے تانگہ ٹھہرا کر دریافت کیا کہ کیا کام ہے لڑکے نے دامن مبارک پکڑ لیا آپ تانگہ سے اتر آئے لڑکا صدر کی طرف چل دیا یہاں تک کہ جائے قیام تک آپ آ گئے۔ سب خدام پروانہ وار نثار ہوئے۔ آپ نے تسلی فرمائی کہ ہم جلدی آ جائیں گے تم لوگ صبر کرو اور دوسرے روز تشریف لے گئے۔

کرامت :- چھلا خاں صاحب کی زمینداری مشترکہ ضلع بریلی کے علاقہ میں تھی۔ اور سکونت ریاست رام پور میں دیگر شرکاء باشندگان ضلع بریلی اور ان کا حصہ بھی زیادہ تھا۔ اس وجہ سے چھلا خاں ناامید ہو رہے تھے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اور دعا کے طالب ہوئے۔ آپؒ نے فرمایا کہ انشاء اللہ سرفرازی تمہاری ہوگی ہم دعا کرتے ہیں چنانچہ حاکم کے روبرو جب مقدمہ پیش ہوا تو اول ہی پیشی میں چھلا خاں کی نمبرداری کا حکم ہو گیا۔

نورِ باطن سے منکشف ہو گیا ۔ ایک مرتبہ حضرت قبلہ براہ خشکی شاہ گڑھ تشریف لے گئے۔ چھلا خاں صاحب ہمراہ تھے انھوں نے راستہ کا کھانا ہمراہ لیا۔ حضرت نے فرمایا راستہ میں کھانا بہت ملے گا اس کو لے جا کر کیا کرو گے ایسا ہی ہوا ضلع بھینسوڑی سے تقریباً پندرہ میل راستہ طے ہونے پر موضع جواہر پور آتا ہے جب اس بستی کے قریب حضرت کی سواری پہنچی ہے تو بستی سے باہر چند معززین استقبال کے لئے حاضر تھے حالاں کہ ان کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی وہ لوگ نہایت التجا کے ساتھ اپنے مکان پر لے گئے اور خاطر تواضع کی بعد تناول طعام آگے سفر اختیار فرمایا۔ اور ساتھ کا کھانا مسکینوں کو تقسیم کرا دیا۔

کرامت :- ایک مرتبہ چھلا خاں صاحب سے دیوان حافظؒ کی غزل پڑھنے کیلئے

ارشاد ہوا انھوں نے عرض کیا کہ میں معذور ہوں میری استعداد فارسی میں کچھ نہیں ہے حضرت نے فرمایا پڑھو پڑھ سکو گے اور چھلا خاں کے سینے پر دست مبارک مس فرمادیا۔
اسی وقت چھلا خاں کی استعداد فارسی میں ایسی ہوگئی جیسے منتہی ہوتا ہے۔ ابتک ان کی یہ حالت ہے کہ فارسی زبان میں اچھی گفتگو کرلیتے ہیں۔ اور ادق فارسی ان کے سامنے بہت معمولی ہے۔ ایک روز حضرت سید ابوالحسن شاہ صاحب بریلوی رح نے اپنے مریدوں کے مجمع میں فرمایا کہ حضرت نبی رضا شاہ صاحب قبلہ کی فقیری و درویشی و پیری مریدی کا عروج اس وجہ سے ہوا ہے کہ عالم فاضل خوبصورت خاندانی لحاظ سے معزز ہیں حضرت قبلہ کے روبرو کسی شخص نے تذکرہ کردیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میر صاحب سمجھے نہیں۔ اس میں کسی ذجاہت کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ دولتمندی و خوبصورتی و علوم ظاہری و قومیت کا کام ہے یہ ایک نسبتی معاملہ ہے۔

امراء سے بے نیازی

ایک مرتبہ حضرت قبلہ رام پور محلہ گنج قدیم اپنے مرید عزیز اللہ خاں عرف بھورا خاں منصرم فیلخانہ کے مکان پر قیام پذیر تھے جناب صاحبزادہ چھٹن خاں بہادر حضرت کی تشریف آوری کی خبر پاکر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور اپنے مکان پر لے جانے کی انتہائی کوشش کی حضرت نے ان کے مکان پر جانے سے انکار فرمادیا۔ پھر صاحبزادہ صاحب نے توجہ کی درخواست کی حضرت قبلہ نے ان کو توجہ سامنے بٹھا کر دی تھی۔ جس کے اثر سے دو گھنٹہ تک صاحبزادہ صاحب بے ہوش رہے اور بہت زیادہ تڑپا کئے جو اس ارست ہونے پر اپنے مکان کو چلے گئے۔ اس واقعہ کے بعد صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم صدہا درویشوں سے ملے اور بہت فقیروں سے توجہ لی مگر ایسی زبردست توجہ ہم نے کسی کی نہیں دیکھی

امرا اور رئیسوں سے احتیاط و بے نیازی

جناب نواب سر سلیم اللہ خاں صاحب بہادر نواب ڈھاکہ حضرت سے انتہائی محبت و عقیدت رکھتے تھے جب حضرت قبلہ دربار عالی چاٹگام شریف حاضری کیلئے بنگال کا سفر اختیار کرتے تو نواب صاحب ڈھاکہ کو کسی نہ کسی طرح سے آپؒ کے سفر کی اطلاع ہوجاتی تھی وہ نہایت آرزو والتجا کیساتھ حضرت کو ڈھاکہ لے جاتے۔ نواب صاحب ممدوح حضرت کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ ڈھاکہ کے بڑے بڑے رؤسا و حکام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے

جب تک حضرت اشارہ نہ فرماتے وہ سر دقد کھڑے رہتے تھے۔ نواب صاحب کا بھی یہی
[illegible] تھا اور حضرت قبلہ کی صحبت سراپا برکت سے سعادت دارین حاصل کرتے تھے
نواب صاحب کے خاندان کے بہت لوگ حضرت کے حلقہ بگوش مرید بھی تھے
یک مرتبہ سردی کے موسم میں نواب صاحب کے یہاں کشمیر سے پشمینہ کے سوداگر
ئے نواب صاحب نے ان کو حضرت کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی کہ آپ
بھی گرم کپڑے پسند فرمالیں اول آپ نے انکار فرمادیا جب زیادہ اصرار ہوا تو آپ نے
تخمیناً ایک ہزار روپے کی قیمت کا پشمینہ اپنے کمرے میں رکھنے کا حکم فرمادیا۔ نواب
صاحب نے اس کی قیمت ادا کردی۔ دوسرے روز حضرت پیران پیر دستگیر محی
الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کی تقریب میں آپ کے قیامگاہ پر
محفل سماع منعقد ہوئی۔ آپ نے وہ تمام پارچہ جات پشمینہ وغیرہ وزر نقد اپنے
استعمالی پارچہ جات اور قیمتی گھڑی سب سامان جوش میں قوالوں کو عطا فرمادیا
نواب صاحب اکثر حضرت کی استغنائی و سخاوت اور دنیا سے بے نیازی کی لوگوں
کے سامنے تعریف کیا کرتے تھے۔

کرامت:۔ اکثر آسیب زدہ حضرت کی خدمت میں حاضر کئے جاتے۔ آپ
حکم فرماتے کہ ہماری نعلین مریض کے سر و سینہ سے مس کردو۔ نعلین مبارک مریض
کے درد کی جگہ یا آسیب زدہ کے سر و سینہ پر لگانے سے اسی وقت درد جاتا رہتا
تھا۔ اور آسیب ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا تھا۔

حضرت کی دعا کی برکت سے ہر قسم کے مریض صحتیاب ہو جاتے تھے۔ دردمند
دتا ہوا آتا اور آپ کے پائے مبارک یا نعلین مبارک درد کی جگہ لگادیتے یا پانی دم
کر کے پلادیتے صحت پاکر ہنستا ہوا چلا جاتا تھا اکثر لاعلاج مریض حضور کی دعا سے تندرست
ہو جاتے تھے۔ حضرت قبلہ جب باہر سے زنانہ مکان میں تشریف لاتے والدہ صاحبہ
کی قدمبوسی کیا کرتے اور فرماتے کہ والدین بڑی نعمت ہیں ان کی خدمت موجب رضا
مندی خدا اور رسول صلعم ہے۔ مسمی خدا بخش صاحب ساکنہ بہ طیب خاطر نوجوانی میں
دادا محمد الف خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مذہب ہنود سے روگرداں
ہو کر قبول اسلام کیا تھا۔ اور مدت العمر ان کی خدمت میں رہے دادا صاحب مرحوم نے

مثل اپنی اولاد کے ان کو سمجھا خاندان کے سب لوگ ان کو عزیز یگانوں کی طرح سمجھتے رہے
اور سب ان کی عظمت کرتے تھے۔ حضرت قبلہ بھی ان کو چچا کے لقب سے مخاطب فرمایا
کرتے تھے اور سلام کرنے میں سبقت فرماتے حالانکہ خدابخش صاحب مرحوم اپنے انتقال
سے چند سال پیشتر حضرت قبلہ کے مرید ہو چکے تھے۔ جب حضرت رضؓ سلام میں سبقت
فرماتے تو وہ عرض کرتے کہ میں ہر طرح آپ کا غلام ہوں مجھے شرمندہ نہ فرمایا کیجئے۔ خدابخش
صاحب بڑے خوش نصیب تھے جب ان کو مرض الموت لاحق ہوا حضورؓ دولت سرا میں
رونق افروز تھے۔ نزع کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔ جب انتقال ہوا ہے تو خدابخش
صاحب کا سر حضرت کے زانوئے مبارک پر تھا اور نظر ان کی حضرت کے چہرہ انور پر۔
سبحان اللہ حضرت قبلہ رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کا اختصار بہتر ہے۔ جس قدر دنیا کے
معاملات میں وسعت ہوتی ہے پریشانیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بندگان خدا کیساتھ
اچھا معاملہ سچائی کے ساتھ نہیں ہو سکتا ہے حضرت قبلہ نے خود بھی بیعت سے کچھ دن
بعد خدا کی محبت میں ایک جلیل القدر عہدہ مصاحبت نواب صاحب ڈھاکہ کو ترک فرما
دیا تھا اور عبادت و ریاضت و مجاہدہ و تعلیم و تلقین بندگان خدا میں آخر تک مشغول و مصروف
رہے۔ والد صاحب مرحوم کے ترکہ سے جو جائداد اور زمینداری تھی اسکی آمدنی سے جناب
بھاوج صاحبہ یعنی حرم محترم حضرت قبلہ رضؓ گزارہ کرتی تھیں۔ اسی میں مہمانوں کی خاطر مدارات
ہوتی تھی یہ اللہ کی رحمت اور بھاوج صاحب کی سلیقہ مندی کا باعث تھا کہ اسی مختصر
آمدنی میں گزارہ کر لیا جاتا تھا۔ اور قرضہ بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ مریدان سے نذر نیاز لینے کا
بھی طریقہ مبارک نہ تھا۔ اگر کسی مرید نے نذرانہ پیش کیا تو پہلے یہ اندازہ فرما لیا جاتا
تھا کہ قبول نہ کرنے سے ذوق اس مرید کا کم تو نہ ہوگا ایسی حالت میں محبت کی باتیں
کر کے واپس کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر یہ ثابت ہوا کہ نذر قبول کرنے سے مرید کے ذوق
میں زیادتی ہو جائے گی تو نذر پیش کردہ قبول فرما کر مستحقین کو اسی وقت عطا فرماتے تھے۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے بعض امتیازی حالات

حضرت سیدنا فخر العارفین اعلیٰ حضرت چاٹگامی رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں
ہندوستان و بنگال سے جو صاحب مرزا کھل شریف حاضر ہوتے ان کے رد برد

حضرت سیدنا فخر العارفین رضؒ ہمارے حضرت قبلہ روحی فداہ کے متعلق اکثر ارشادات فرمایا کرتے تھے۔ راقم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ دربار عالی مزا کھل شریف جناب حضرت دادا صاحب قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ زیارت ہوا تھا اور ڈیڑھ ماہ تک حاضری دربار شریف کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا فخر العارفین رضؒ ہم لوگوں کو مخاطب فرماکر روزانہ ہمارے حضرت قبلہ پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف و توصیف بیان فرماتے اور جب تک حضرت قبلہ کا تذکرہ فرمایا جاتا حضرت سیدنا فخر العارفینؒ آبدیدہ رہتے بعض اوقات بآواز بلند گریہ فرماتے۔ حضرت قبلہ کے بارے میں راقم کے روبرو حضرت دادا صاحب قبلہ عالم سیدنا فخر العارفینؒ نے ہزاروں باتیں امتیازی ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ستائیس سال کے بعد جو یاد رہیں وہ حوالہ قلم ہیں۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر العارفینؒ:۔ حضرت محمد نبی رضا شاہ (رحمتہ اللہ علیہ) کا قیام لکھنؤ حضرت مخدوم عالم شاہ عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مخدوم شاہ مینا صاحب لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کی مرضی سے ہوا ہے۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر العارفینؒ:۔ حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ لکھنؤ کے شاہ ولایت ہیں۔

تیسرا ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضؒ حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دولت خواجگان کا خزانہ ہے۔

چوتھا ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفینؒ۔ حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو مرتبہ قطب و خواجگی حاصل ہے۔

پانچواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفینؒ۔ ہم نے خواب میں دیکھا کہ لکھنؤ میں عالیشان شاہی عمارت تعمیر ہو رہی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ مکانات حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے تیار ہوئے ہیں۔ تو ہم سمجھ گئے کہ محمد نبی رضا شاہ اودھ کے بادشاہ ہیں۔

چھٹا ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفینؒ۔ ہمارے یہاں ایک نیک بخت بی بی نے خواب دیکھا کہ ہم کو حضرت محمد نبی رضا شاہ رضؒ گود میں اٹھا کر ہندوستان لے جارہے

ساتواں ارشاد ۔ حضرت سیدنا فخر العارفین رضؓ۔ ہم کو عالم رویا میں معلوم ہوا کہ حضرت محمد نبی رضا شاہ رضؓ ہماری حرم محترم یعنی صدیقہ خاتون کی والدہ کے پلنگ پر جس طرح بچے سوتے ہیں سو رہے ہیں ہم نے خیال کیا کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہے چنانچہ اس خواب سے ایک ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

آٹھواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضؓ۔ ہمارے یہاں جو جس ارادہ سے آیا وہ لے گیا۔ دیکھو حضرت محمد نبی رضا شاہ رحؒ جھولی بھر کر فقیری لے گئے۔ اب جو لوگ یہاں آتے ہیں کھانا کھا کر چلے جاتے ہیں۔

نواں ارشاد ۔ حضرت سیدنا فخر العارفینؓ۔ اور ہماری باتوں کو جس طرح محمد نبی رضا شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے سمجھا اس طرح کسی اور مرید کی سمجھ میں نہیں آیا ان کو ہماری فنائیت کامل حاصل ہو گئی۔ اگر ان کو چیرا جائے تو ہم نکلیں گے اور اگر ہم کو چیرا جائے تو وہ نکلیں گے۔

دسواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفینؓ۔ حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کامیاب ہو گئے۔

گیارہواں ارشاد ۔ حضرت سیدنا فخر العارفینؓ۔ ایک مدت تک حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ سنے ہوئے سر کندھوں تک اس لئے دراز رکھتے تھے کہ سر کے بالوں سے وہ ہمارے حضرت وپیر مرشد رحمتہ اللہ علیہ کے روضۂ منورہ کی صفائی کیا کرتے تھے

بارہواں ارشاد ۔ حضرت سیدنا فخر العارفین رضؓ۔ حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت مخدوم الملک شاہ عبدالحق ردولوی رحؒ اور حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ وحضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ علیہ وحضرت سید محمد گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ وحضرت خواجہ خواجگان عطائے رسول سلطان الہند غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ کے آستانہ ہائے پاک سے بے تعداد فیضان باطنی عطا ہوا ہے۔

پند و نصائح

ملفوظات شریف

حضرت قبلہ پیر و مرشد روحی فداہ کی ہر بات رفتار ۔ گفتار ۔ حرکات، سکنات
سے بندگان خدا کو خدا پرستی کا سبق حاصل ہو جاتا تھا ۔ لیسا اوقات غلاموں کے عملدرآمد
کے لئے ارشادات فرمائے جاتے تھے اس میں سے کچھ باتیں راقم کو یاد رہیں وہ عرض
کی جاتی ہیں ۔ **فرمایا** رضؓ نے ۔ رسول اکرم صلعم کے مبعوث بہ رسالت ہونے کے بعد تمام
مذاہب کی تنسیخ ہو چکی ہے اس طرح معرفت خداوندی کے لئے بھی بجز راہ محمدی صلعم کے
کوئی راستہ نہیں ہے دوسرے مذاہب کی فقیری کا عالم ناسوت کے سوا عالم جبروت
ملکوت وغیرہ یعنی عالم غیب میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور بلا اقرار و تصدیق رسالت حضور اکرم
محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کا بھی انسان کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہے ۔ پس
انسان کو چاہیئے کہ دین اسلام اختیار کرے ۔ اور ارکان اسلام اول اقرار زبانی و تصدیق
قلبی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکواۃ کی پابندی ہونی چاہیئے
فرمایا گو مذاہب اربعہ مذہب اسلام میں ۔ حنفی ۔ شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی برحق ہیں مگر بڑی
جماعت اہل اسلام حنفی فقہ کی پابند ہے اور ہمارا بھی یہی مذہب ہے ۔

اولیاء اللہ بھی اکثر اسی جماعت سے ہوئے ہیں ۔ مذاہب اربعہ مذکورہ کے سوا
اور جتنے فرقے مذہب اسلام میں ہو گئے ہیں وہ سب افراط و تفریط سے پُر ہیں اور حسد
کا مادہ اسمیں ہے اس لئے اولیا اللہ ان میں نہیں ہو سکتے ۔ ایسے بد عقیدہ لوگوں کی
صحبت سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ ایک روز فضیلت شیخین صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین کے بارے میں ایک سائل نے دریافت کیا ۔ حضرت رضؓ نے ارشاد فرمایا
کہ ہمارے عقیدہ میں ہر چہار خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک جان چار

تالب ہیں۔ فضیلت کا حال خدا بہتر جانتا ہے۔ البتہ ترتیب خلافت کا معاملہ ظاہر ہے۔
فرمایاؓ۔ فرمانبرداری خداوند کریم و اطاعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر حال و ہر مقام و ہر کار
میں ہر وقت و ہر لحظہ ہر انسان پر لازم و واجب ہے اور فرائض و واجبات کا ترک کسی حالت
میں جائز نہیں۔ فرمایاؓ حتی الامکان نماز باجماعت ادا کی جاوے۔ فرمایاؓ قرآن شریف
کی تلاوت میں کمال برکت ہے۔ فرمایاؓ محبت و ارادت و عقیدت و تصدیق حضور سرکار
دو عالم تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کبار و اہلبیت اطہار و اولیائے عظام کی
جناب میں چست و مضبوط رکھے اور ہر کام میں ان حضرات کا وسیلہ پکڑے۔ فرمایاؓ
ہر کام میں نیک نیتی زادراہ ہو اور ہر وقت دل و نیت اللہ کی طرف رکھے اور گناہ و کدورت
و برے کاموں سے روگردان رہے۔

فرمایاؓ باوضو رہنے کی حالت میں آدمی نفس و شیطان کے فریب سے محفوظ رہتا
ہے۔ فرمایاؓ امرد لڑکوں اور نامحرم عورتوں کی صحبت سے پرہیز و احتیاط رکھنا چاہیئے
بلکہ ان کے قریب نہ جاوے۔ اس میں اگر احتیاط نہ ہوگی تو فساد کا قوی احتمال ہے۔ فرمایا
کم خفتن و کم گفتن و کم خوردن کی عادت ہونی چاہیئے راستوں اور بازار میں کھانا کھانے سے
بے حیائی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو کام شریعت غرّا کے خلاف ہیں ان سے متنفر اور دور
رہنا چاہیئے اور کھیل تماشے کے کام سے بچنا چاہیئے۔ فرمایاؓ حتی الوسع نماز جمعہ
ترک نہ کی جاوے۔ جمعہ روز عید المومنین اور متابعت آنسرور کائنات صلعم ہے۔
فرمایاؓ سچائی اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ صدیقوں کا بڑا مرتبہ ہے اگر کوئی لغزش ہو
جاوے تو فوراً عاجزی کے ساتھ توبہ کرے کہ عاصی بندوں کا یہی کام ہے جو گناہ سے
توبہ نہیں کرتا ہے وہ شیطان ملعون کے زمرہ سے ہے اللہ محفوظ رکھے اور ہوس اور
شہرت و حب ریاست و حب جاہ کسی وجہ سے دل میں نہ رکھے۔ فرمایاؓ۔ دنیا
بقدر ضرورت دنیا نہیں ہے۔ جس میں بندہ یاد خدا سے غافل نہ ہو جاوے اگر اللہ
تعالیٰ روزی حلال ذریعہ سے عطا فرمائے تو مستحقوں میں صرف کرے بخیل نہ بنے
الآ دنیا کی زیادہ طلبی کی طرف قدم نہ بڑھانا چاہیئے۔ قناعت و توکل اختیار کرے۔
فرمایاؓ قرضہ لینے کی بھی عادت نہ ہونا چاہیئے کیونکہ قرض دار آدمی کے اعمال مرہون قرضہ
ہو جاتے ہیں اگر آدمی قرضدار مر جائے گا تو قیامت کے دن اس کے اعمال حسنہ صاحب

قرض خواہ کوئی جائیں گے۔ اور قرض دار تہید ست و مفلس رہ جائیگا۔ اس لیئے امور خانہ داری میں منتظم رہنا چاہیئے۔ رئیسوں اور مالداروں کی طرح بیدریغ روپیہ پیسہ خرچ کرنے کا عادی نہ بنے۔ اور کسب و پیشہ و حرفہ کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ ذریعہ معاش وجہ حلال ہونا ضروری ہے پھر متوکل نخوار رہے۔ اگر کسی وجہ سے قرضہ ہوگیا ہو تو اس کو جلدی ادا کر دیا جائے۔

فرمایا رضہ۔ قوت حلال صدق مقال سلوک میں ضروری چیزیں ہیں اور دنیا کا اختصار بہتر ہے۔ اور دنیا کو رفع حاجت کی جگہ سے زیادہ وقعت نہ دی جائے اور یاد الٰہی کا ہر وقت خیال رہے۔ فرمایا رضہ مرید کو چاہیئے اول صدق اختیار کرے اور برتاؤ میں شریعت کے ساتھ محبت کا رکھے اگر کوئی دشمن ہو اس کے ساتھ بھی محبت سے پیش آنا چاہیئے دل میں دشمنی کی بو تک نہ آنے دے۔ جس قدر میل دوسرے کی جانب سے آئیگا اپنا نقصان یعنی کدورت پیدا ہوگی۔ شریعت و طریقت کو ہر آن مدنظر رکھے۔ برتاؤ دنیا و آخرت کے واسطے۔ شریعت ظاہری و اقوال و افعال اپنے پیران عظام اختیار کرے۔ اگر کوئی مرید اس کے خلاف کرے گا اس کے ذمہ دار ہمارے پیران عظام نہیں۔

فرمایا رضہ انکساری سے زیادہ کوئی طاقت نہیں ہے۔ متکبر المزاج آدمی سربلند ہو جاتا ہے۔ فرمایا رضہ بے شرع فقیر اگر ہمارے سامنے آسمان تک پرواز کرے تب بھی ہم اس کے قائل نہیں۔ ایک روز راقم نے عرض کیا کہ فلاں درویش صاحب طریقت نہیں جب اس لیئے کہ صوم و صلوٰۃ کے پابند نہیں ہیں۔ تم کو ان باتوں سے کیا کام تم کسی کی برائی بھلائی نہ دیکھو۔ اور تم کو اعتراض کرنے کا بھی حق نہیں ہے۔ یہ ایک قسم کی غمازی ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ اپنے پیران عظام کی مستقل طور سے پیروی کرتے رہو۔ البتہ بے شرع فقیر کی صحبت سے مجتنب رہنا چاہیئے۔ فرمایا رضہ۔ درویش میں استقلال سخاوت۔ انکساری۔ حسن خلق۔ چار باتیں ہونا ضروری ہیں جس میں یہ باتیں نہ ہوں وہ فقیر کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ فرمایا رضہ عرفان خداوندی حاصل کرنے کے لیئے مرید مرشد کی گرفت مضبوط ہونا چاہیئے۔ بغیر اس کے چارہ نہیں جیسی گرفت ہوگی ویسے ہی جلد یا بدیر فائدہ معلوم ہوگا۔

اور راہ سلوک میں ذکر قلبی و مراقبہ دو راہبر ہیں۔ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

طے کسی نے نہ کیا ذکر لسانی سے سلوک ۔ صورت رشتہ سبحہ ہے یہ رستہ دل کا

فرمایا رضہ ہم متانت اور بردباری کو پسند کرتے ہیں۔ شور و شغب کو پسند نہیں کرتے۔ اور طریقت میں قلب کو دوسرے تعلقات سے خالی رکھنا چاہیئے اور حرکات و سکنات سے بھی کوئی بات خلاف شریعت و طریقت نہ پیدا ہو۔ جو کہ علمائے ظواہر کے خلاف ہو ورنہ ہم ذمہ دار نہیں۔ اور بناوٹ و جدت و بدعت سے ہمیشہ اجتناب رہنا چاہیئے۔ فرمایا رضہ مرید کو صرف علم فقیری میں ہی اچھا ہونے سے کام پورا نہیں ہوتا ہے بلکہ دنیاداری و دینداری۔ خداپرستی ہر پہلو سے بہتر اور عمدہ ہونا چاہیئے اور بندگان خدا سے نہایت اچھا معاملہ ہونا چاہیئے۔ فرمایا رضہ۔ نفسانی خواہشات سے ریاضت کرنا گمراہی ہے۔ ایسا آدمی سادھو کہلاتا ہے۔ محض عبادت کی نیت سے ریاضت کرنا اولیائے کرام کا منصب ہے۔ اور ہر شخص اپنے پیشہ و حرفہ میں رہ کر خدا پرستی کرے تو زیادہ مناسب ہے۔ دنیاداری کے لباس میں خداپرستی سچائی کے ساتھ ہو اور مخلوق خدا کے ساتھ معاملہ اچھا رکھے بناوٹ اور جدت اور بدعت سے الگ رہے دوسرے طریقوں کے رنگ و روپ اختیار نہ کرے ہر حالت میں اپنے پیر عظام کی پیروی مستقل طور سے ظاہر و باطن ہونا چاہیئے۔ ہر گھاٹ کا پانی پینا سخت مضر ہے۔ کسی فقیر و درویش مولوی سے بحث مباحثہ حجت مناظرہ نہ کرے ہر شخص سے انکساری سے پیش آئے غربا سے انکساری کا برتاؤ رکھے۔ مغرور امرا سے خودداری ہونا چاہیئے اور دین اسلام کی خدمت کے لئے ہر مسلمان پر امر معروف و نہی عن المنکر فرض ہے۔ دوسروں کو اپنے قول و فعل ظاہر و باطن و سچائی و دیانت و امانت سے نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی رغبت دلانا چاہیئے۔ بندگان خدا کا آپ کو خادم تصور کرے۔ اگر کوئی خواہ پیر صاحب کیوں نہ ہوں مخدوم بننے کا خیال کریں وہ ضرور خراب ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کی سعی کرنا چاہیئے اتفاق سے ترقی ہوتی ہے اور نفاق تنزلی کا پیش خیمہ ہے۔ اتفاق پیدا کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ہر شخص دوسروں کو اپنے سے بڑا اور اچھا سمجھے اور اپنے آپ کو سب سے چھوٹا اور حقیر جانے۔ ہر شخص سے بہترین اخلاق کا برتاؤ رہے اور

ہر معاملہ صاف رہے۔ سب کا خیرخواہ دعاگو رہے۔
اور پیر کہلانے کا وہ مستحق ہوسکتا ہے جو بے طمع ہو۔ اور سچا مرید وہ ہے جو پیر کے مقابلے میں جان تک سے دریغ نہ کرے۔ فرمایا رضؓ مسلمان کا پیر نائب رسول کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب تارک الصلوٰۃ نہیں ہوسکتا ہے۔ فرمایا رضؓ سادات و مشائخ کا ادب ملحوظ رکھا جائے۔ فرمایا رضؓ سالک کو فضائل حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور اوقات و معمولات مشائخ عظام کا پابند رہے۔ فرمایا رضؓ آدمی کو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرتا رہے ظاہر شرع شریف کا پابند رہے۔ سینہ کو کدورت سے صاف رکھے۔ سخاوت نفس بشاشت چہرہ ہو مصرف میں اپنے ذاتی چیزوں کو صرف کرے۔ دوسروں کو اذیت نہ پہنچائے اور تکلیف و فقر کے مصائب برداشت کرے۔ حرمت مشائخ کو نگاہ رکھے بھائیوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرے۔ چھوٹوں کو نصیحت کرتا رہے۔ رفیقوں سے خصومت نہ کرے۔ لوگوں کی حاجت براری میں کوشش کرے۔ دنیا کا ذخیرہ کرنے سے دور رہے جو لوگ بدعقیدہ ہوں ان کی نصیحت سے بچے۔ فقر کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے جیسے لوگوں کا محتاج نہ ہو اور غنا کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی مخلوق سے بے نیاز ہو جائے ایک روز آیہ شریفہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ۝ کی تفسیر میں فرمایا رضؓ کہ خدا کے دوست (اولیا) وہ ہیں جن کو کچھ خوف مکاندو شدائد کے پہنچنے کا نہیں ہے اور مطالب و مقاصد فوت ہونے سے وہ غمناک نہیں ہوتے ہیں۔ اولیا اللہ وہ ہیں جن کی ملاقات سے خدا یاد آوے۔ اور وہ اپنے نفس کے خلاف کام کرتے ہوں۔ یعنی خدا کی محبت میں نفس کشی کریں اولیاء عنوان شریعت اور برہان طریقت ہیں ان کا ظاہر احکام شرع سے آراستہ ہے اور ان کا باطن انوار فقر سے پیراستہ ہے۔
اولیاء اللہ کو سخت مقاموں میں کوئی خوف نہیں ہوتا اور روز قیامت کے ہولوں سے وہ غمگین نہ ہوں گے۔ الذین امنوا وکانوا یتقون ۝ پرہیزگار مسلمان بھی اولیاء سے مراد ہیں۔ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمٰت اللہ ذٰلک ھو الفوز العظیم ۝ یعنی اولیاء اللہ کے واسطے خوشخبری ہے زندگی دنیا میں وہ خوشخبری جو رسول کریم

صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے بارہ میں گزری۔ دیدار خدا کا وعدہ دنیا میں خوشخبری ہے دلی کو وہ بشارتیں ہیں۔ دنیا میں معرفت عقبیٰ میں سرفرازی کا خلعت یہاں معاہدہ کا سرور اور وہاں مشاہدہ کا نور۔ یہاں صفا اور وفا اور وہاں رضا و لقا۔

از نعمت ایں جہاں ثنائے تو بس است   وز دولت آنجہاں لقائے تو بس است

ایک روز فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کو حکم ہے کہ تو مستقیم رہ جس طرح تجھ کو حکم کیا گیا ہے۔ یعنی آدمی امر و نہی پر ایمان لا کر اس پر مستقیم رہے اور راہ حق سے نہ پھرے۔ تاکہ منزل وصال تک پہنچ جائے۔ کرامت کا طالب نہیں رہنا چاہیئے بلکہ استقامت کے لئے خدا سے ملتجی رہے۔ استقامت سے سب نیکیاں نیک ہوتی ہیں اور اس کے نہ ہونے سے سب برائیاں بری ہوتی ہیں اور اپنے باطن کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھنے کا نام استقامت ہے اور اقوال و افعال ظاہر و باطن میں برابر ہونے کو بھی استقامت کہتے ہیں۔

تا چند بہ بازار خودی مست شوی   بشتاب کہ از جام فنا مست شوی

از مایہ سود و جہاں دست بشو   سود تو ہماں بہ کہ تہی دست شوی

فرمایا رضہ۔ سعادت کی نشانیاں یہ ہیں کہ آدمی کا دل نرم ہو۔ دنیا سے نفرت ہو اور اس کی آرزو تھوڑی ہو۔ اپنے گناہوں پر شرمندہ رہے۔ اور شقی وہ ہے کہ جس کا دل سخت و بے رحم ہو۔ دنیا کی رغبت بہت زیادہ ہو اور بڑی آرزو ہو۔ اور وہ بے حیا ہو۔

فرمایا رضہ۔ شریعت کی تعریف یہ ہے کہ انسان اسلام کی شرطوں کو پورے طور پر بجا لاوے۔ اور طریقت کے معنی یہ ہیں کہ بندگی کا طوق گلے میں ڈال کر اس کا پابند ہو جائے اور بندگی کا طوق پہن کر اس پر قناعت کرنے کو اور رضا و تسلیم کا کشتہ ہونے کو اور خدا پر بھروسہ کرنے کو حقیقت کہتے ہیں۔ معرفت۔ خدا کے ساتھ مستغرق اور اس کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رکھنا۔ الشریعۃ۔ اقوالا الطریقۃ افعالہ الحقیقت۔ احوالہ المعرفت اسرارہ یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا نام شریعت ہے اور تاجدار دو عالم سرکار مدینہ صلعم کے افعال کو طریقت کہتے ہیں و نیز طریقت اس راستہ کو کہتے ہیں جس راستے سے اولیائے کرام پیران عظام قرب رب انام سے مشرف ہوتے ہیں اور اس راستہ کے کئی طریقے مثلاً قادریہ۔ چشتیہ

نقشبندیہ۔ سہروردیہ۔ فردوسیہ وغیرہ ہیں طالب حق جس طریقے سے خدا تک پہنچنا چاہے پہنچ سکتا ہے۔ اکثر بزرگان سلف نے کئی طریقوں سے فیض حاصل کیا ہے لیکن نہایت جو اصل اصول تصوف ہے صرف ایک جگہ ہوتی ہے۔ سالک وہ ہے جو اپنے ارادہ ظاہری کو باطن کی طرف متوجہ کرے اس کو طلب ارادت اور سلوک کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو جائے وہی سالک ہے۔

طریقت شرع شریف سے تو برخلاف نہیں ہے لیکن ناسمجھ لوگوں کو برخلاف معلوم ہوتی ہے البتہ مسائل طریقت بمقابلہ شرع شریف ادق ہیں۔ مثلاً کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے خیالات خانگی کو دل میں جگہ دیئے رہے۔ تو اہل شریعت اس پر کوئی اعتراض نہیں رکھتے مگر اہل طریقت کے نزدیک ایسی نماز ناقص ہے لہٰذا حضوری قلب سے جب نماز ہو سکتی ہے کہ نسبت عشقیہ حاصل ہو جائے جب تک نسبت عشقیہ کسی پیر صاحب نسبت سے حاصل نہ ہوگی حقیقت ظاہر نہ ہوگی۔

حقیقت۔ سب سے مقدم حقیقت انسان ہے۔ اگر انسان اپنی حقیقت سے خبردار ہو جائے تو اس کو حقیقت محمدی صلعم اور حقیقت حق معلوم کر لینا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ لہٰذا ہم کو سب سے اول اپنی ہی حقیقت معلوم کر لینا چاہیئے۔ سو ہماری حقیقت۔ حقیقت انسان سے صاف ظاہر ہے کہ ہم ایسے اسم بامسمیٰ نیستی ہیں کہ اسکی ہستی کا وہم و گمان بھی بالکل باطل ہے اور جب ہم نے جان لیا تو ہم سے حقیقت محمدی اور حقیقت حق مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔

دیکھ اپنے میں آپ کو بھائی ۔۔۔ خود تماشا ہے خود تماشائی

چھوٹے ہستی نہ اپنی جبتک تو ۔۔۔ تجھ پہ ظاہر نہ ہوگا راز ہو

الآن کما کان نشانی تو کہ چیست ۔۔۔ تا موتو قبل ان تموتو نشوی

اس کا عامل ہونا بھی ہے کہ تو اپنی ہستی وہمی کو دور کرے اور خطرات ماسوائی کو دلمیں جگہ نہ دے تو الآن کما کان کا مطلب بھی سمجھ میں آجائیگا اور جب یہ سمجھ میں آگیا تو حقیقت بھی منکشف ہوگی۔ قرآن حکیم سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ہم ان کو اپنی نشانیاں اس جہان میں ان کے نفسوں میں

ظاہر کر کے دکھلادیں گے تاکہ ان پر حقیقت حق مخفی نہ رہے۔

صفات معرفت نفس۔ نفس امارہ چونکہ معدن صفات شر ہے اور مکر وفریب سے خواہشات کی طرف لیجانے والا۔ یہ صفات ذمیمہ نفس بغیر مجاہدہ اور بدون امداد عشق الٰہی دور نہیں ہوسکتے یعنی جس شخص میں کفر و شرک و شہوت عجب وغیرہ صفات موجود ہوں اس کو معرفت نفس حاصل نہیں ہوسکتی اور جس شخص میں محبت الٰہی جو طرابر خیر ہے اثر کرگئی ہو اس کو معرفت نفس حاصل ہوسکتی ہے۔ پس جس کو معرفت نفس حاصل ہوگئی اس کے واسطے آگے راستہ صاف ہوگیا۔ بمصداق مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ اور معرفت نفس فنافی الشیخ ہوئے بغیر نہیں ہوسکتی اور فنائیت کے بارہ میں حضرت مولانائے مرحوم رح فرماتے ہیں:۔

گر تو کردی ذات مرشد را قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

قال را بگذار مرد حال شو پیش مرد کامل پامال شو

ایک روز لوگوں کو مخاطب فرما کر ارشاد ہوا کہ جب کہ شریعت غرا کا دستور العمل مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے تو پھر پیری مریدی کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اسکا جواب حضور نے خود ہی اس طرح ارشاد فرمایا کہ نہیں صاحب بہت زیادہ ضرورت ہی جب تک اس دائرہ میں مسلمان نہ رہے گا اس کا ایماندار کامل رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ حدیث شریف میں ایماندار کامل کی تعریف یہ ہے کہ تمام علائق سے زیادہ سرکار دو عالم تاجدار مدینہ صلعم سے مسلمان کو محبت بدرجہ عشق ہونا چاہیئے۔ تمام علائق دنیاوی یعنی مال و منال زن و فرزند سے زیادہ سرکار دو عالم سے اس وقت محبت ہوسکتی ہی کہ دل میں گداز پیدا ہو کر اس کی سختی دور ہو جاوے۔ یہ بات بغیر حصول رابطۂ شیخ و نسبت عشقیہ کے غیر ممکن ہے اس کے علاوہ حصول معرفت خداوندی کے لئے بھی (جس کا قرآن کریم میں تاکیدی حکم ہے) یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اس آیۃ شریف کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الالیعبدون کی جگہ الالیعرفون پڑھا ہے اور عبادت کو معرفت کا ذریعہ بتلایا ہے) پیرا اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے مرتبہ پر آدمی اس وقت فائز ہوسکتا ہے انانیت دور ہو جائے اور خودی مٹ جائے۔

سمایا ہوا تجھ نہیں ہیں ہے سب تجھے ارے کچھ نہیں ہو کے دیکھو خدا کو

اور تمام مذاہب اس پر متفق ہیں کہ معرفت الٰہی خاص چیز ہے اس کا حاصل کرنا ضروری ہے جو حکما، علما، فلاسفہ کو استدلالی وظنی اور صوفیائے کرام و پیران عظام کو کشفی و یقینی حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک خاص بات اور بھی ہے یہ کہ حضرت آقائے نامدار تاجدار دو عالم سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ تعلیم علوم ظاہری کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نسبت عشقیہ بھی ودلیعت فرمائی تھی اسی نسبت کی وجہ سے صحابہ کرام رضؓ آقائے نامدار صلعم پہ پروانہ وار نثار تھے اور انانیت وخودی کو فراموش کر کے عارف باللہ ہو گئے تھے۔ وہی نسبت عشقیہ صحابہ کرام رضؓ سے منتقل ہو کر پیران سلاسل کے ذریعے سلسلہ بہ سلسلہ چلی آتی ہے اور قیامت تک اسی طرح منتقل ہوتی رہے گی۔ اسی انتقال نسبت کا نام پیری مریدی ہے اسی ترکیب سے مسلمان درجہ ولایت پر فائز ہو سکتا ہے۔ بلا ذوق وشوق وعشق ومحبت نہ تزکیہ نفس ہو گا۔ اور نہ انانیت دور ہو سکتی ہے۔

پاک کن رنگ خودی از خویشتن تا ز خود بینی جمال ذوالمنن

سد خود را از رہ خود دور کن از وصالش جان ودل معمور کن

ہر گز نہ رسد بے مدد پیر بجائے بے زور کماں رہ نبرد تیر بجائے

مولوی ہرگز نہ شد مولانائے رومؒ تا غلام شمس تبریزی نہ شد

ہیچ نہ کشد نفس را جز ظل پیر دامن آں نفس کش را سخت گیر

ابتدائے ولایت ورد ہے اور ورد سے فرد اور فرد سے آدمی فرد الافراد بن جاتا ہے۔

کفر کافر دین دیندار را ذرہ درد دل عطار را

ایک روز اشعار ذیل زبان مبارک سے فرما کر ترجمہ بیان فرمایا۔

مرشد آمد ابر نیساں راز وے آب دہاں خاطر سالک صدف ہم رویتا حق دُرِّ آں

غیر آب نیست گوہر غیبا بر نیستاب غیر مرشد کے شود کس اہل راز و کامیاب

یعنی مومن کا دل صدف کی مثال ہے۔ جب تک آب نیساں کا قطرہ صدف میں نہیں پہنچتا ہے صدف بے چین وبے قرار سمندر کے پانی پر تیرتی رہتی ہے اور جب آب نیساں کا قطرہ صدف میں پہنچ جاتا ہے اس کو سکون ہو جاتا ہے اور اس کی

استعداد کے موافق موتی کی پیدائش ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مومن کے قلب میں جب توجہ شیخ سے نسبت عشقیہ منتقل ہو کر جاگزیں ہوتی ہے تو انوار تجلیات الٰہی کے موتیوں کی پیدائش حسب استعداد ولیاقت وظرف وطلب ہو جاتی ہے پھر گو مگو کا معاملہ ہے کشود کار کے لیئے رحمت الٰہی شامل حال ہو کر ولادت معنوی وتکمیل روح معہ الخیر کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

آدمی را می بود دو بار زادن در جہاں	اولاً از صلب والد پس ز قلب راز داں
از آب صلبی شہوتہای ظاہر حاصل ست	در آب قلبی مراتب ہای باطن حاصل ست

اور پیر اختیار کرنے کی قوی ضرورت احادیث شریف وقرآن کریم سے بھی ثابت ہے چنانچہ اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْق۔ حدیث شریف۔

یار اول پس قدم بر رہ نہان شرط داں	می نگر اندر حدیث پیشوائے مرسلاں
نہ بپاز آفات واندیشہ ز بیم رہزناں	بے دلیلے کے تواں زاں گذشتن بلا اماں
گر بہ باشد راہ دنیا خواہ باشد راہ دیں	رہبرے ہر جائے فرض وشرط آمد بالیقیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ قرآن حکیم

حق تعالیٰ گفت کونو در کلام خویش داں	ایں خطابش فرض بہتا التزام صادقاں

وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ قرآن حکیم

امر دیگر وابتغو ہم فرض بر تو باز بیں	زاں توسل شد ضروری ہست ایشاں بالیقیں
از خیالش میگذر گر تو نخواہی نور جاں	پائے مرشد گیر دی کن بندگی چوں بندگاں
گر کسے بے پیر کارے پیش گیرد ہوشدار	خویش را در دست شیطاں میکند سخت خوار
طالبے را مرشد آمد کور را ہمچوں عصا	بے عصا در راہ رفتن کور را باشد خطا
مرشد آمد در طریقت چوں معلم در جہاز	می برد از بحر آفت در کنار امن باز
گر نبودی دید بانے در بحار موج زن	غرق کشتی می شدی با آں تمامی مرد وزن
بہ ز علم راز حق علمے نباشد در جہاں	بالیقیں نفع آں ک مرشد گیر کہ ہر نور جاں
گر خدا را دوست داری پائے مرشد درگیر	تا نماید جہ ذاتش بے مثال دبے نظیر
حق شناسی می شود حاصل ز پیر راز داں	ہر کہ را ایں پیر نی بر باد باشد دین آں

مَنْ لَّا شَیْخَ لَهٗ لَا دِیْنَ لَهٗ حدیث شریف

حق شناسی فرض عینی برہمہ کس در نخست ــــ تا احتلام خود چو مانع می شود پاک و درست

من لا شیخ لہٗ فشیخہٗ شیطان حدیث شریف

گر نہ باشد پیر کس را ہست وے را دیو پیر ــــ می برد راہ ضلال و کفر و شرکش اے فقیر

ماحصل یا ارشاد اگر عوام الناس بھی کسی صاحب نسبت پیر سے رشتہ مریدی قائم کر لیتے ہیں تو ان کو بھی انتہائی فائدہ دین و دنیا کا پہنچ جاتا ہے۔ عوام الناس ذی مرید بھی سلامتی ایمان کے ساتھ رسول اکرم صلعم کی محبت و پیروی میں اپنی عمر ناپائدار گزار کر جوار رحمت الٰہی میں جگہ پا لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد خراب نہیں ہونے پاتے اور رسول کریم کی ذات و برکات سے ان کو محبت قائم رہتی ہے جو اصل ایمان ہے اور افراط تفریط سے بھی محفوظ ہو جاتے ہیں بغیر اس ترکیب کے اختیار کئے ہوئے اس کشمکش کی حالت میں پر فتن زمانہ میں افراط تفریط سے بچنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم رہنا اور خدا و رسول خدا صلعم کی رضامندی کے ساتھ عمر ناپائدار گذارنا اور صحیح و سلامت ایمان ساتھ لے جانا دشوار بلکہ غیر ممکن ہے۔

حضرت شاہ تراب رحمتہ اللہ علیہ

ہر شاہ و گدا ہے میری پابوسی کا مشتاق ــــ مرشد کا قدم بوس ہوا ہے میں جب سے

سلسلۂ عشق سے جو رکھتا ہے سرکار ــــ آزاد ہے وہ قید حسب اور نسب سے

مختصر حالات وفات شریف

حضرت صاحب قبلہ عالم سلطان العارفین سیدنا شاہ محمد نبی رضا روحی فداہٗ و قلبی فداہٗ وفات شریف سے تقریباً ڈیڑھ ماہ پیشتر قصبہ بھینسوڑی دولتسرائے پہ تشریف فرما ہو سکے تھے دو ہفتہ قیام فرمایا۔ اس وقت بھی آپ کو مرض کھانسی زکام لاحق تھا۔ چونکہ لکھنؤ میں حضرت غوث الثقلین میر محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی اس لئے آپ نے واپسی کا عزم فرمادیا۔ خادموں نے عرض کیا حضور کی طبیعت ناساز ہے بالفعل سفر ملتوی کر دیا جاوے۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر اس وقت یہاں رہ گئے تو پھر جانا نہ ہوگا۔ اور ہم لکھنؤ اس لئے رہتے ہیں کہ وہاں ہم کو ہمیشہ

کے لئے رہنا ہے اور اگر ہم یہاں نہ ہوں گے تب بھی سب کام ہوتے رہیں گے کوئی کام بند نہ رہے گا سب کام مکمل ہو چکے ہیں۔ اور ہم کو لکھنؤ میں فاتحہ کی شرکت ضروری ہے یہ فرما کر سفر کا ارادہ ترک فرما دیا۔ آپ کا ہمیشہ یہ معمول شریف رہا کہ جب کہیں باہر جانے کا اتفاق ہوتا تھا تو بستی کے تمام شرفاء عزیز اقارب و خدام قصبہ سے نصف میل فاصلہ تک ہمراہ رہتے بعدہٗ آپ چند آدمیوں کو اسٹیشن ریلوے تک ہمراہ رکھ کر اور سب کو واپس کر دیا جاتا تھا۔ اس مرتبہ تمام ہمراہی اسٹیشن تک ساتھ رہے اور آپ بار بار قصبہ کی آبادی کی طرف مڑ کر دیکھتے جاتے تھے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ ہمیشہ کیلئے رخصت ہو رہے ہیں۔ ماہ صفر کی آخری تاریخوں میں آپ بھینسوڑی سے لکھنؤ تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر فاتحہ و محفلوں میں شرکت فرماتے رہے اور مریضوں کی بیمار پرسی کے لئے بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اسی دوران میں راقم حضرت کے مکان پر تشریف آوری کی خبر پا کر ملازمت سے بحصول رخصت بغرض زیارت مکان پر حاضر ہوا۔ میرے مکان پہنچنے سے پیشتر حضرت لکھنؤ تشریف لے جا چکے تھے۔ قدموسی کا بے حد اشتیاق تھا حاضری کی اجازت کے لئے بذریعہ عریضہ گذارش کیا۔ حضرت نے لکھنؤ سے جواباً بذریعہ مکتوب عالی ارقام فرمایا کہ تم بالفعل لکھنؤ آنے کا قصد نہ کرو۔ ہم انشاء اللہ عنقریب اجمیر نصیر آباد کو مکان ہوتے ہوئے جائیں گے وہیں ملاقات ہو جائے گی۔ اس مرتبہ لکھنؤ پہنچ کر آپ کا یہ معمول شریف رہا کہ روزانہ صدر بازار کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور فاتحہ خوانی کے بعد مسجد کے قریب جہاں آپ کا مزار پاک ہے کیلے کے درختوں کے سائے میں بیٹھ جاتے اور ہمراہیان سے فرماتے کہ یہ جگہ ہم کو بہت خوب معلوم ہوتی ہے اس جگہ کی مٹی میں خوشبو آتی ہے۔ ہمارا دل چاہتا ہے اس جگہ اپنا مکان بنائیں اور شادی بھی کریں۔ خدام اس اشارہ کو سمجھے نہیں۔ چونکہ نصیر آباد سے آپ کو بلانے کے متواتر خطوط آ رہے تھے آپ نے اجمیر شریف و نصیر آباد کے سفر کا اعلان فرما دیا اور سامان سفر درست کرنے کا حکم فرما دیا۔ یہاں تک کہ ایک روز بستر وغیرہ باندھ دئے گئے اور نصیر آباد کو خط بھی روانگی کا بھجوا دیا گیا۔ روانگی کے دن آپ کو شدت سے بخار ہو گیا اس لئے اس روز کی روانگی ملتوی کی گئی دوسرے روز بخار

میں اور اضافہ ہو کر سینہ مبارک میں درد شروع ہو گیا علاج اور دوا کا استعمال برابر ہوتا رہا مگر تکلیف برابر بڑھتی گئی حالت بیماری میں بھی نماز پنجگانہ ادا فرماتے رہے۔ بروز جمعہ ۲۲ ربیع الاول کو صبح سے درد اور بخار میں کمی ہو گئی تھی نماز جمعہ مسجد میں ادا فرمائی شام کو پھر زیادتی ہو گئی۔ شنبہ کی صبح کو مکان پر خبر علالت کا تار بھیجنے کا حکم فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اب ہمارا آخری وقت ہے۔ آپ کی ایسی نازک حالت کی وجہ سے لوگ جوق در جوق آنے لگے تاکہ آپ کی آخری زیارت سے مشرف ہوں۔ شنبہ کی شب بعد ادائے نماز عشا سب لوگوں سے فرمایا کہ آج شب کو کوئی ہمارے پاس نہ رہے ہم کو اب آرام ہے خدام کمرے سے باہر رہے۔ بروز یکشنبہ بعد نماز فجر پھر درد میں بہت زیادتی ہو گئی۔ بخار بھی بہت شدت سے تھا دس بجے تک نہایت کرب و بے چینی سے کروٹیں بدلتے رہے اس حالت میں فرمایا کہ ہم کو خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ اجمیر شریف بلا رہے ہیں مگر مخدوم شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ لے جانے نہ دیا۔ اس کے بعد آپ نے انگشت شہادت اٹھا کے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور دونوں لب مبارک ہلتے اور جنبش کرتے دیکھے گئے اسی حالت میں بیک چشم آپ جان بحق و واصل باللہ ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

بروز یکشنبہ وقت ساڑھے دس بجے دن بتاریخ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ وفات شریف واقع ہوئی زمین سے آسمان تک اک شور آہ و بکا اٹھا۔ دلوں سے آہیں اور آنکھوں سے اشک خونیں نکلے۔ صدمہ جانکاہ سے خادموں کی عجیب حالت ہو گئی۔ وصال کی خبر سے خلق کا اژدہام ہو گیا۔ تعمیر مزار شریف کے لئے بعض خادموں نے یہ خواہش کی کہ ہمارے مکانات میں سے کوئی جگہ منتخب کر کے وہاں مزار شریف بنایا جائے لیکن باتفاق یہ امر طے پایا کہ جس جگہ کو حضرت نے قبرستان میں پسند فرما کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس جگہ ہمارا مکان بنانے کو دل چاہتا ہے یہ اسی طرف اشارہ تھا۔ لہٰذا اسی مقام متبرکہ پر مزار شریف تعمیر ہونا مناسب ہے چنانچہ اسی جگہ مرقد مبارک کی تیاری کا کام شروع ہو گیا۔

بعد تجہیز و تکفین جنازہ شریف نہر کے قریب میدان میں لایا گیا۔ نماز میں بیشمار مخلوق شریک تھی لوگوں کا چشم دید بیان ہے کہ نماز جنازہ میں شریک اشخاص کا تخمینہ

اشعار مدحیہ بشانِ معلّیٰ حضرت قبلۂ عالم روحی فداہ وقلبی فداہ

از جناب بابو عبدالصمد صاحب خلیفہ دربارِ جہانگیر نصیر آباد شریف

مجبوب خدا رحمت نقبی جانم بتو قربان شاہ رضا — یکتائے زماں ہمشکل نبی جانم بتو قربان شاہ رضا

تم دیدۂ دل روشن کردو تم چاہو تو شاہ زمن کردو — ہو تمہارا کرم تو کیا ہی کمی جانم بتو قربان شاہ رضا

جب موج سے ملنے موج بڑھی جب جت میں آ کر جوت ملے — کافر ہو گئے جو خیال دوئی جانم بتو قربان شاہ رضا

از جناب مولانا عبدالغفور خاں صاحب مرحوم دربارِ جہانگیری [illegible]

معدنِ جود و سخا ہو حضرت شاہ رضا — منبع لطف و عطا ہو حضرت شاہ رضا

تم سے پہچانا ہی ہم نے حق کو اے حق المبیں — حق بجانب حق نما ہو حضرت شاہ رضا

گوہرِ یکتا ہو تم دریائے وحدت کے حضور — نورِ چشم مصطفیٰ ہو حضرت شاہ رضا

واقفِ سرِ نہانی کاشفِ راز دنا — صاحبِ تخت لوی ہو حضرت شاہ رضا

[illegible] ہیں جنت سے حوریں روضہ پہ بہر طواف — کیونکہ تم محبوب خدا ہو حضرت شاہ رضا

واسطے ملک ولایت اور کانِ معرفت — فی الحقیقت ھل اتیٰ ہو حضرت شاہ رضا

دیکھ کر روضہ تمہارا یاد جنت آگئی — آپ جنت کی فضا ہو حضرت شاہ رضا

شرق سے تا غرب سب پھیلا دیا توحید کو — دینِ احمدؐ کی ضیا ہو حضرت شاہ رضا

لکھنؤ سرسبز ہے تم سے اور ہر اک فیضیاب — با خدا حاجت روا ہو حضرت شاہ رضا

از جناب سید مہدی حسن صاحب مراد آبادی خادمِ خاص دربارِ جہانگیری

[illegible] انوارِ وحدت صورتِ شاہ رضا — مظہرِ اسرارِ رحمت سیرتِ شاہ رضا

جن کے دل میں مردنی چھائی ہوئی ہے فسق کی — زندہ کر دیتی ہے ان کو نسبتِ شاہ رضا

گرمیٔ محشر کا ہم کو خوف کیا ہو حشر میں — ابر بن کر چھا رہی ہے رحمتِ شاہ رضا

حشر یا نشر یہ ہو ہی نہیں سکتی جدا — جزو ایماں بن گئی ہے الفتِ شاہ رضا

حواس بجا ہوئے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ مکان پر بھی ایصال ثواب و فاتحہ وغیرہ کا باقاعدہ بندوبست ہوا اور راقم معہ چند ہمراہیان کے لکھنؤ شریف سوم کی شام کو حاضر ہو کر شریک فاتحہ ہوا۔ خاک آستانہ منہ پر ملی اور سب بھائیوں کی درخواست پر راقم نے مزار شریف کی تعمیر کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھا۔ دو روز قیام کر کے تبرکات و ملبوسات شریف ہمراہ لے کر معہ ہمراہیان مکان کو واپس گیا۔ میں پردیس سے حضرت کی زیارت کے شوق میں مکان آیا تھا یہاں یہ صورت ہو گئی کہ حضرت کا وصال شریف ہو گیا اس صدمے سے نہ دل کو چین تھا نہ شب کو آرام ایک تو حقیقی بڑے بھائی پھر یہ ہوا کہ والدؒ کا سایہ میرے سر سے شیرخواری کے زمانہ میں ہی اٹھ چکا تھا حضرتؒ کے سایہ میں پرورش پائی۔ جب سن شعور کو پہنچا تو سلسلہ طریقت کی غلامی میں حلقہ بگوش کر کے فیضان باطنی سے سرفراز کیا مجھے صدمہ و بے چینی و بیقراری کی کوئی انتہا نہ تھی اسی حالت میں چہلم شریف کے بعد مرزا کھل شریف ضلع چاٹگام اپنے دادا پیرومرشد سیدنا فخرالعارفین مولانا مولوی محمد عبدالحیٰ صاحب روحی فداہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہو گیا حضرت سیدنا فخرالعارفینؒ نے ڈیڑھ ماہ تک حاضری دربار شریف کا شرف بخشا اور علم تصوف کے تمامی مسائل ذہن نشین کر دیئے بہر حال یہ بیان میں نہیں آ سکتا ہے کہ کیا ہوا یہ گونگو کا معاملہ ہے۔ جب ہر طرح تسلی ہو گئی تو رخصت فرما دیا۔

حضرت کی کرامت اعظم

راقم کے متعلق و نیز دربارہ سجادہ نشینی آستانہ عالیہ رضائیہ لکھنؤ شریف کے بارہ میں حضرت قبلہ پیرومرشد رضی اللہ عنہ اور حضرت دادا صاحب قبلہ عالم سیدنا فخرالعارفین چاٹگامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ نکلا تھا اس کا من و عن ظہور ہوا اور ہو رہا ہے

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

بندہ ناچیز کو یکتا و صمت اکر دیا یہ توجہ یہ عطا اولی کرامت پیر کی

حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے وصال سے بیشتر بسا اوقات خادموں سے فرمایا تھا کہ فقیر وہ ہے جو بعد وصال بھی زمانہ حیات ظاہری سے زیادہ مخلوق خدا کو فیض و فائدہ پہنچاتا رہا۔ ہمارے حضرت روحی فداہ کا ایسا ہی معاملہ ہے کہ ہزار ہا لاکھوں مخلوق خدا فیضیاب ہیں۔ حضرت قبلہؓ کے مزار اقدس کے فیض و برکات کے ہزاروں میں سے چند واقعات بوجہ اختصار ہدیہ ناظرین کرام ہیں۔

قاضی صاحب اٹھوی فرماتے ہیں کہ مجھ کو جب کوئی ضرورت پیش آئی میں نے مزار شریف پر حاضر ہو کر خدا سے دعا مانگی اللہ نے حضرت کی برکت سے میری دعا کو قبول فرمایا۔ صدہا مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے محمد نصیر خاں صاحب رئیس صدر بازار لکھنؤ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے مرید و خادم خاص فرماتے ہیں کہ مجھ کو جب کبھی کوئی مشکل سے مشکل کام درپیش ہو جاتا ہے تو میں مزار شریف پر حاضر ہو کر عرض کر دیتا ہوں بہت جلد اللہ تعالیٰ کا کرم ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے عزت و مال کے جھگڑے درپیش ہوئے مگر حضرت قبلہ کے وسیلہ سے خدا نے مجھ ہی کو کامیاب فرمایا۔ یہ میرے حضرت کی زندہ کرامت ہے۔

محمد احمد عرف منی صاحب کارخانہ دار مراد آباد محلہ مقبرہ راقم کے واسطے حضرت رضی اللہ عنہ کے عاشق زار مرید و خلیفہ ہیں ان کے پیر میں درد ہو کر بالکل خشک ہو گیا عرصہ تک ڈاکٹری و یونانی علاج کرتے رہے کچھ فائدہ نہ ہوا پیر بے کار ہو چکا تھا جب اطبا نے لاعلاج کہہ دیا تو مزار شریف پر لکھنؤ حاضر ہوئے۔ اور مزار شریف کی روشنی کے چراغ کا تیل لا کر چند روز استعمال کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب مزار کی برکت سے ان کو صحت عطا فرمادی درد جاتا رہا پیر بدستور سابق صحیح و سالم ہو گیا۔ اور حضرت کی برکت سے خدا نے ان کے رزق میں بھی برکت دی ہے۔

کرامت:۔ مسمی قمر الدین پنجابی باشندہ ضلع لاہور بھی راقم کے واسطے سے حضرت قبلہ صاحب مزار رضی اللہ عنہ کے حلقہ بگوش مرید ہیں۔ ان کی آنکھ میں درد ہوا اور چھ ماہ تک دکھتی رہی جس کی وجہ سے آنکھ بالکل بند ہو گئی صدہا علاج کئے کچھ فائدہ نہ ہوا ڈاکٹروں نے لاعلاج بتلا کر علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مجبور ہو کر مزار

شریف پر حاضر ہوئے دعا مانگی خاک آستانہ کو سرمہ کی جگہ استعمال کیا چار روز میں خدا نے شفا عطا کردی آنکھ کھل گئی اور بینائی بالکل صحیح بدستور سابق کے ہوگئی۔

کرامت:۔ مراد آباد میں ایک ضعیفہ راقم کے واسطے سے حضرت قبلہؓ کی مرید تھیں جب مرض الموت ہوا نزع سے پیشتر اپنے لڑکے سے کہا کہ ابھی ایک بزرگ تشریف لائے تھے اور مجھ کو تسلی و تشفی دے کر چلے گئے حلیہ و شبیہہ بزرگ صاحب کی بیان کی اور کہا کہ وہ میرے دادا پیر صاحب قبلہ لکھنؤ والے تھے کچھ دیر بعد وہ ضعیفہ جان بحق ہوگئیں۔ انتقال ہوا ہے تو رات کا وقت تھا برسات کا موسم مسلسل بارش ہو رہی تھی ضعیفہ کا لڑکا متردد ہوا کہ دوسرے پیر بھائی میت میں شریک نہ ہو سکیں گے کیونکہ دور دور محلوں میں رہتے ہیں۔ ادھر یہ معاملہ ہوا کہ اسی شب محلہ مقبرہ وغیرہ میں عزیز خاں، محمد صدیق حسن محمد احمد وغیرہ کو عالم رویا میں حضرت قبلہؓ نے مشرف بہ زیارت کیا اور خبر انتقال ضعیفہ دے کر ہدایت فرمائی کہ کل صبح اس کی میت میں سب شریک ہوں۔ چنانچہ صبح کو یہ سب لوگ بعد تلاش و جستجو میت میں شریک ہوئے۔ اسی طرح عزیز خاں باشندہ مراد آباد کو اکثر حضرت قبلہؓ کی زیارت ہوئی ہے اور جو عالم رویا میں حضرتؓ نے فرمایا صبح کو اس کا ظہور ہوا۔

مریدوں کی نگرانی پس پردہ:۔ قصبہ فرید پور ضلع بریلی میں صوفی محمد حسن صاحب حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ کا عرس شریف سالانہ، ۸ ذی الحجہ کو کرتے ہیں۔ جس میں راقم بھی شریک ہوتا ہے ایک سال فرید پور میں راقم کا قیام ایک رئیس کے بالاخانہ پر ہوا۔ تمام غربا ملاقات نہ کر سکے۔

عرس سے تین روز بعد چھلا خاں صاحب کو خواب ہوا کہ حضرت قبلہؓ بھینسوڑی کی مسجد میں رونق افروز ہیں راقم کو مخاطب کر کے حضرت نے غصہ سے فرمایا کہ رئیسوں سے احتیاط غربا سے اتحاد ہونا چاہیے۔ اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے رہو۔ اسکے خلاف ہو مولانا عبدالمنان شاہ صاحب کٹکی محمد بخش صاحب ڈرائیور مراد آبادی مبارک حسین صاحب باشندہ گیا بہار بشیر اللہ خاں صاحب لکھنؤ عبدالحکیم صاحب وغیرہ کے حالت میں مزار شریف کی حاضری کی برکت سے انقلاب عظیم واقع ہوگیا جنکی قابل رشک حالت ہے۔ یوں تو تمام عالم حضرتؓ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہے اور ہزاروں

لاکھوں آدمیوں کے مردہ دلوں کو زندہ فرما رہے ہیں جن میں سے چند اسمار اس مختصر رسالہ میں تحریر کیے جاتے ہیں کہ وہ پہلے کیا تھے اور حضرت کے تعلق سے اور حاضری مزار شریف کی برکت سے اب کیا بن گئے جن کی بزرگی کا ایک عالم معترف ہے مثلاً صوفی محمد حسن صاحب کھینسوڑی شاہ محمد یٰسین صاحب محمد صدیق حسن مراد آبادی مدیا اشفاق حسین صاحب شاہ آبادی اور میرے داماد نوشہ خاں صاحب رئیس شاہ گڈھ ضلع بریلی پر ایسا کرم ہے کہ دونوں عالم کی برکتیں شامل حال ہیں شفیع احمد ملیح آبادی محمد صدیق لکھنوی مولوی محمد عیسیٰ صاحب دربھنگوی مولوی الطاف الرحمن صاحب رام پوری کلن شاہ عبدالرحیم شاہ نبی شاہ حشمت خاں مولانا محمد عمر صاحب باشندہ سیونی سی۔ پی۔ محمد امین شاہ جبلپوری۔ محمد نظیر خاں داراب خاں باشندہ سیونی۔ نسیم احمد مراد آبادی عبدالشکور لکھنوی عرف بلّو شاہ (اور صوفی محمد حسن صاحب کے مریدان میں محمد نقیب اللہ شاہ ساکن قصبہ بٹل تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد) علی بخش فتح گنجی حافظ محمد یٰسین شاہ نگینہ حبیب احمد شاہ وانعام اللہ خاں فرید پوری وعبدالرزاق بیسلپوری) عبدالمنان شاہ صاحب کے مرید علی جان ومحمد یٰسین شاہ صاحب کے مرید نظام الدین وغیرہ حضرت قبلہ روحی کے فداہ کے اعزہ سے ایسے ذوق وشوق کے آدمی بن گئے ہیں کہ جن کے دیکھنے سے دل کو سرور آنکھوں کو نور حاصل ہوتا ہے۔

مزار شریف تکیہ اسلامیہ صدر بازار لکھنؤ میں زیارت گاہ خاص وعام ومرجع انام ہے ہر مذہب وملت کے ہزارہا آدمی فیضیاب ہو رہے ہیں جو جس ارادہ سے آتا ہے اللہ تعالےٰ آپؒ کی برکت سے اسکی وہ مراد پوری کر دیتا ہے جس طرح حضرتؒ کی ذات قدسی صفات سے وصال شریف سے بیشتر فیض وفائدہ مخلوق کو پہنچ رہا تھا اس سے کہیں زیادہ بس پردہ پہنچا رہے ہیں ہر جمعرات کو مزار شریف پر کافی مجمع ہوتا ہے اور حلقہ ذکر وسماع بھی ہوتا ہے۔ روزانہ زائرین کی بکثرت آمد ورفت رہتی ہے سالانہ عرس شریف اکیس ۲۱ تاریخ ربیع الاول سے پچیس ۲۵ تاریخ ربیع الاول تک ہوا کرتا ہے جس میں کثیر اجتماع ہوتا ہے اور بندگان خدا مالامال واپس جاتے ہیں۔

سمنؔ اللہ بسی کا ہے یہ مکاں　　　　آن کر شاہ جہانگیر کا جلوہ دیکھو

لاکھ آدمیوں سے زیادہ کا ہوا تھا جن میں اکثر بزرگ معلوم ہوتے تھے جن کی شناخت بھی نہیں
ہو سکی کہ وہ کون حضرات کہاں کے رہنے والے ہیں اور جب جنازہ لے کر چلے ہیں تو آسمان
سے زمین تک ایک ستون نوری معلوم ہوتا تھا کہ اندھیری رات میں روز روشن کی طرح
سب طرف روشنی معلوم ہوتی تھی۔ چونکہ مکان کو تار بھیجا گیا تھا اور وہاں سے اعزہ کی آمد
کا انتظار تھا۔ تار معمولی دیر سے پہنچا۔ اور مکان سے کوئی وقت پر نہ آسکا اس لئے یکشنبہ
دوشنبہ کی درمیانی شب میں بارہ بجکر پچیس منٹ پر آپ حجلہ ناز میں آسودہ ہوئے۔

قطعہ تاریخ وصال شریف نتیجہ فکر از جناب عموی مکرم حافظ مقبول احمد صاحب قبلہ بنارسی مدظلہ

رفت از دنیائے فانی جانب دار البقا — آں شہ عالی نبی یار رضائے نیکنام
بود آں بحر ولایت را ہمیں در یتیم — بود آں چرخ کرامت را ہمیں ماہ تمام
آنکہ اندر حسن و صورت بود چوں یوسف عزیز — آنکہ اندر خلق و سیرت پیرو خیر الانام
خوش شمائل خوش خصائل خوش جمال و خوش مقال — خوش زبان و خوش بیان و خوش نظام و خوش کلام
ذی مناقب ذی مراتب ذی حشم ذی اقتدار — ذی لیاقت ذی ہنر ذی منزلت ذی احتشام
صاحب کنز حقائق مالک ملک الیقین — بادشاہ دین و دنیا خواجہ عالی مقام
واثق اللہ العلیم قطع ما سوا — بہر واپسائے پریشاں داشتن اہتمام
گاہ اندر سکر بس مستغرق بحر جمال — گاہ اندر محو عالم گوہر ریز کلام
مولد و منشا نہ روئے عالم سرو علی — اولاً از رام پور ثانیاً از چاٹگام
نسبتاً ہم مشربا از اعتبار سلسلہ — قادری و ابوالعلائے در جہانگیری نظام
بست و چہارم روز یکشنبہ بوقت دہ نواخت — در ربیع الاول از وصل خدا آمد پیام
کو کتب الحق گفت ہاتف مصرعہ سال وصال — سالک راہ حقیقت قطب دین والا مقام

وصال شریف کا تار معمولی ہونے کی وجہ سے تیسرے روز مکان پر پہنچا جو منصف
ہی ڈاک کے ذریعہ جاتا ہے جب مکان پر خبر پہنچی تو سب اعزہ و خدام کو
یہ صدمہ ہوا ہر طرف سے واحسرتا و واویلہ کا شور تھا سب بہت روئے
خصوصاً مخدومہ بوڑھی والدہ صاحبہ و مخدومہ بھاوج صاحبہ یعنی حرم محترم حضرت
قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس صدمہ جانکاہ سے عجیب دیوانگی کی حالت ہوگئی۔ کئی روز میں

رات دن اپنا وظیفہ ہے یہی مہدی حسن
حضرت شاہ رضا یا حضرت شاہ رضا

ازجناب سیف الکلام میر احمد صدیق صاحب قاتل خلیفہ و مجاز جہانگیری نصیرآباد

شافعنا شفیعنا سیدنا نبی رضا
ہادینا ھدالنا سیدنا نبی رضا

ہادی مہدی ہدا حامی شافع جزا
نور منور دنا سیدنا نبی رضا

مقصد کل مومنؐ مطلب جملہ مسلمؐ
داعینا دعالنا سیدنا نبی رضا

منک السلام سیدی منک الصلوٰۃ طیبی
کافی فی الامورنا سیدنا نبی رضا

رب رحیم دراحمیں انت کریم اکرمیں
استر علی خطاءنا سیدنا نبی رضا

مالک ملک معرفت حقا کمال معرفت
کنت ولی حالنا سیدنا نبی رضا

ازجناب مولوی مفتی مولانا امتیاز احمد صاحب مدرس مدرسہ درگاہ معلی اجمیر شریف

اللہ اللہ یہ عروج و عظمت شاہ رضا
عرش تک پہنچی ہے شہرۂ نسبت شاہ رضا

مظہر انوار حق ہے صورت شاہ رضا
مشہد اسرار حق ہے سیرت شاہ رضا

واقف رمز شریعت کاشف اسرار غیب
شاہ اقلیم ولایت حضرت شاہ رضا

باعث قرب خدا ہے قربت شاہ رضا
نسبت رب العلا ہے نسبت شاہ رضا

ہو عطا یارب مجھے توفیق تسلیم و رضا
بہر شاہ ابوالعلا و نیز حضرت شاہ رضا

مست ہو جائے نہ کیوں بیتاب بزم عرس میں
لکھنؤ سے آرہی ہے نکہت شاہ رضا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیبہ خاندان جہانگیری شریف

اول درود شریف یکبار۔ الحمد للہ شریف یکبار۔ کلمہ شہادت یکبار پڑھ شجرہ شریف تلاوت کیا وے۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ فخر السالکین سیدنا محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ فخر العارفین مولوی مولانا محمد عبد الحیٔ چاٹگامی رضی اللہ عنہ

عرش اعلیٰ آپ کا ایوان فخر العارفین ۔۔۔ اللہ اللہ آپ کی یہ شان فخر العارفین

قبلۂ دیں کعبۂ ایمان فخر العارفین ۔۔۔ جان و دل سب آپ پہ قربان فخر العارفین

سجدہ گاہِ قدسیاں ہے آستانہ آپ کا ۔۔۔ دو جہاں کے آپ ہیں سلطان فخر العارفین

آپ کے دربار کی کاش ہو دربانی نصیب ۔۔۔ کیوں نہ ہو شاہوں کو یہ ارمان فخر العارفین

الٰہی بحرمت راز و نیاز شہنشاہ جہانگیر شیخ العارفین سیدنا شاہ محمد مخلص الرحمٰن رضی اللہ عنہ

شیخ نے شاہ جہانگیر آپ کو بخشا لقب ۔۔۔ از شیخ العارفین کا غیب سے پایا لقب

آپ ہیں عالی نسب والا حسب اعلیٰ لقب ۔۔۔ دلبر شیر عرب محبوب زیبا لقب

الٰہی بحرمت بحرمت راز و نیاز شیخ المشائخ حضرت شیخ العالم سیدنا امداد علی بھاگلپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ المشائخ حضرت سیدنا شاہ محمد مہدی القادری الفاروقی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مظہر حسین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ نصرت اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ حسن علی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ مخدوم شاہ منعم پاکباز رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید خلیل الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید جعفر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید اسد اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید نظام الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید تقی الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید نصیر الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید محمد نور رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید [illegible] رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ قطب الدین [illegible] رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ نجم الدین قلندر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا نورالدین مبارک غزنوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ نظام الدین غزنوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا غوث الاعظم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوسعید مبارک مخدومی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوالحسن الہنکاری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابویوسف طرطوسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا عبدالواحد عبدالعزیز یمنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ رحیم الدین عیاض رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سیدنا سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سری سقطی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز [illegible] ل سیدہ نور نگاہ مصطفےٰ سیدنا امام حسین علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب سیدنا علی علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت رسول الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
الٰہی علیہ وآلہ واصحابہ واہلبیتہ وازواجہ وذریاتہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف خاندان نقشبندی ابوالعلائی

الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان العارفین و العاشقین فخر السالکین شیخ المشائخ حضرت محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز قطب عالم فخر العارفین شیخ المشائخ حضرت سیدنا مولانا مولوی عبد الحئی چاٹگامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ جہانگیر شیخ العارفین سیدنا مولانا مولوی محمد مخلص الرحمن رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شیخ العالم سیدنا شاہ محمد امداد علی بھاگلپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ مخدوم شاہ محمد مہدی الفاروقی القادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مظہر حسین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد فرحت اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ حضرت مخدوم شاہ حسن علی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ حضرت مخدوم شاہ منعم پاکباز رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ حضرت سیدنا میر اسد اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ حضرت سیدنا شاہ فرہاد دہلوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید شاہ دوست محمد برہانپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ محبوب جل و علا میر سید سیدنا ابو العلا احراری چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب میر سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید خواجہ محمد یحییٰ طوسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عبد الحق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ بہاء الدین بہاء الحق بخاری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید کلال رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ بابا سماسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ علی رامیتنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمود ابوالخیر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد عارف ریوگردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ قرۃ العین رسول کریم سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز افضل البشر بعد النبیین اصحاب اکمل ولی الارب جانشین خیر البشر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
الٰہی راز و نیاز ختم المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین باعث ایجاد کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریتہ وازواجہ وسلم

گوہر درج کن فکاں سیدنا ابوالعلا	شاہ زمین و آسماں سیدنا ابوالعلا
چارہ درد و جہاں سیدنا ابوالعلا	راحت جان مشتاقاں سیدنا ابوالعلا
نور نگاہ مصطفٰے سرور چشم مرتضٰے	زینت بزم عاشقاں سیدنا ابوالعلا
مست شراب احمدی ساقی جام بیخودی	عین نشان بے خودی سیدنا ابوالعلا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف خاندان چشتیہ صابریہ امدادیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان العارفین سیدنا شاہ محمد فرید گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ قطب عالم فخر العارفین سیدنا مولانا عبدالحی جاگکامی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سید الحاج الحافظ شیخ محمد حضرت شاہ امداد المہاجر مکی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا نور محمد جھنجھانوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا عبدالرحیم شہید رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ عبدالباری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ عبدالہادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ عضدالدین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا خواجہ محمد مکی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمدی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محب اللہ الہ آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوسعید گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا نظام الدین بلخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا جلال الدین تھانیسری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ قطب عالم شاہ عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شاہ محمد عارف ردولوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شاہ احمد عارف ردولوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مخدوم عالم شاہ عبدالحق ردولوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ مخدوم جلال الدین کبیرالاولیا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مخدوم خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ رئیس الصابرین مخدوم پاک سید علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ فریدالدین گنج شکر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان الہند عطائے رسول فی الہند خواجہ بزرگ سید معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ مودود چشتی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو محمد محترم چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ ابو اسحاق شامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان ابراہیم ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ جلال الدین عقیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب مظہر العجائب والغرائب مولانا و مولا الکل سیدنا علی علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز فخر موجودات سرور کائنات محبوب رب العالمین خاتم المرسلین حضرت محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وذریاتہ وازواجہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیبہ خاندان چشتی بہشتی بواسطہ حضرت خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان العارفین والعاشقین سیدنا شاہ محمد تقی رضا لکھنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ فخر العارفین قطب عالم سیدنا و مولانا مولوی محمد عبدالحی چاٹگامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شیخ العارفین شہنشاہ جہانگیر آقا ئے مرشد سیدنا و مولانا و مرشدنا احمد مخلص الرحمٰن رضی

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شیخ العالم سیدنا و مولانا و مرشدنا سید محمد علی بن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مہدی الفاروقی القادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مظہر حسین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ فرحت اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ حسن علی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم عالم شاہ منعم پاکباز رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید خلیل الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید جعفر حسین دیوان باڑھوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید اہل اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نظام الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید تقی الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نصیر الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید محمود رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید فضل اللہ عرف سید گسائیں رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید قطب الدین بینائے دل جونپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ نجم الدین قلندر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نور الدین مبارک غزنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نظام الدین غزنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ شاہ خضر رومی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ خواجگان عطائے رسول سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ مودود چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو محمد محترم چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابو اسحاق شامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان ابراہیم ادھم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب مولانا و مولا الکل سید علی علیہ السلام
الٰہی بحرمت راز و نیاز سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین ختم المرسلین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہل بیتہ و ازواجہ وسلم

وظیفہ غوثیہ :۔ اَلْمُحِیْطُ الرَّبُّ الشَّہِیْدُ الْحَسِیْبُ الْفَعَّالُ الْخَلَّاقُ الْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ ۱۱ مرتبہ

درود شریف :۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

درود شریف غوثیہ :۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاہِرِ الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تُحَلُّ بِہَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِہَا الْکُرَبُ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا الْغَوْثِ ۱۱ مرتبہ

آیت قطب شمالی :۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ تا بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پارہ ۴ ۔ قریب نصف

حمائلت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

آیت جنوبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تا اَجْرًا عَظِیْمًا۔ پارہ ۲۶ آخر رکوع سورہ فتح

حمائلت حضرت سیدنا علی علیہ السلام

یازدہ اسماء مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ سیدنا محی الدین امر اللہ۔ شیخ محی الدین فضل اللہ۔ ولیا محی الدین امان اللہ۔ مسکین محی الدین نور اللہ۔ غوث محی الدین قطب اللہ۔ سلطان محی الدین سیف اللہ۔ خواجہ محی الدین فرمان اللہ۔ مخدوم محی الدین برہان اللہ۔ درویش محی الدین آیت اللہ۔ بادشاہ محی الدین غوث اللہ۔ فقیر محی الدین شاہد اللہ۔

معمولات شریف یہ ہیں۔ پچھلی رات تہجد کی نماز گزارنا۔ بعدہٗ فجر تک ذکر و مراقبہ میں مشغول رہنا۔ نماز فجر کے بعد تھوڑی دیر مراقبہ کرنا۔ تلاوت آیت قطب شمالی دس بار معہ اول و آخر درود شریف دس دس بار۔ اسکے بعد تلاوت قرآن مجید پھر دلائل الخیرات شریف [illegible] رحمۃ اللہ علیہ بعدہٗ دعائے حزب البحر شریف بروایت [illegible] پڑھنا۔ پھر تلاوت شجرہ شریف اسکے بعد نماز چاشت کی چار رکعت دو سلام کے ساتھ پڑھنی۔ پھر دنیا کے کاموں کو دیکھنا۔ دوپہر کو کھانا کھانا اگر فرصت ہو تو قیلولہ کرنا۔ بعد نماز ظہر اوراد دینی۔ بعد نماز عصر تسبیح پارہ اور اذکار میں سے کسی ورد کو اور درود شریف ۱۰۰ مرتبہ چلتے ہوئے پڑھنا۔ نماز مغرب کے بعد آیت قطب جنوبی دس بار معہ اول و آخر درود شریف دس دس بار۔ بعدہٗ عشا تک مراقبہ۔ نماز عشا کے بعد یازدہ نام غوث الاعظم پڑھنا۔ کھانا کھانا اور آرام کرنا۔ سورۃ مریم شریف اور سورۃ یوسف شریف و سورۃ مزمل شریف کی تلاوت جسقدر ہو سکے اور جس وقت فرصت ہو کرنا چاہیئے اس میں کمال و خیر و برکت ہے۔ اگر کوئی صاحب ملازمت پیشہ ہیں جن کو فجر کی نماز کے بعد اسقدر پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کسی اور وقت یا بعد عشا معمول کریں اور جسقدر آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھیں طبیعت پر گراں نہ گزرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط